



بحسب الارشاد

سبح المغيث والطريق نافع الفقها
شهره بغير الحلق بندر يالوي

قرّة عيون الاقبيال

تذكرة فضل البنديال

بنا محمد بن شهاب

مرکز

بنا محمد بن شهاب

بنا محمد بن شهاب



علامہ غلام عباس قادری صاحب زید مجدد

حضرت علامہ غلام عباس قادری صاحب زید مجدد ہشتان ہندیال کے مکینے ہوئے تھے۔ بچتے بچتے پھرتے سادہ لباس میں صرف ایک پھول سا نظر آتے ہیں مگر آواز میں آفتاب مہتاب ہیں۔ فاضل موصوف تحصیل و شائع لیاؤ کا نہ لدھانہ کے رہنے والے تقریباً ۲۵ سال ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام اللہ بخش صاحب ہے جو کہ شریف طبع انہوں نے اپنے بیٹے کو شریعت نبویہ کا مجاہد بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ جامعہ میں علوم و فنون پڑھنے کے بعد بالآخر ان کی دور بین نگاہ نے ایسا جامعہ اسلامیہ کے جامعہ میں ممتاز اور منفرد ہے۔ یعنی جامعہ مظہریہ اہلادیہ میں تشریف لائے۔ اس کے شیخ الشریعت والحدیث محقق العصر وحید العصر فرید الدین الحسن اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدد سے صرف کی بیشک ترین کتاب شافیہ پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ جامعہ کے قابل ترین استاذ استاذ العلماء مفتی محمد مسعود احمد تونسوی صاحب سے منہ بہ منون پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

صرف "مختصر" اصول فقہ فلسفہ علم میراث وغیرہ

بیعت

علامہ عباس صاحب کی بیعت سلسلہ قادریہ سے ہے۔

علامہ غلام محمد تونسوی صاحب زید مجدد

علامہ غلام محمد تونسوی صاحب فضلاء ہندیال شریف میں سے قابل رشک فاضل ہیں۔ وہ ایک شخصیت کے حامل ہیں۔ محنت اور شرافت ان کی انہیں اس قدر ملازم ہے کہ ہاں نہ محنت اور کد کا رت اور آپ کے درمیان ملازم دھما ہے تو پھر بھی بہت کم ہے۔ شریف کے قریبی دیہات بٹرسیدان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کی دینی اور مذہبی شخصیت تھے۔ آپ کے والد گرامی لی وہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر مقام عطا فرمایا کہ علماء اور مدرسین آپ کی خدمت کو دیکھ کر رشک کرتے ہیں۔ حضرت علامہ غلام محمد ہندیالوی مدظلہ العالی نے متعدد میں مدد کی خدمات فرمائی ہیں۔ جامعہ قادریہ فیصل آباد میں صدر المدرسین اور شیخ مدرسہ قادریہ ہیں۔

آقا زندگی

علامہ قاسم اور لباس کو دیکھ کر عام آدمی یہ تصور کرتا ہے کہ یہ دیہاتی اور زمیندار آدمی تھے۔ لیکن پریشانیت ہیں تو انہیں غزالی اور امام رازی کا طرز بیان تازہ ہو جاتا ہے اور محنت اور محنت زندہ ہو جاتی ہے۔

علامہ غلام محمد مدظلہ العالی ہمہ وقت کتب بینی میں مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے نہ مل ہے اور نہ ہی خطابت کے فرائض انجام دیتے ہیں اور نہ ہی کہیں درس قرآن اور میں صرف اور صرف تدریسی خدمات کو ترجیح دیتے ہیں۔ بڑے بڑے فضلاء ان کے طرز تہذیب نے کو حادث سمجھتے ہیں۔

اصل آباد نے تمام مدارس کا دور کیا کہ فضلاء ہندیال سے فارم پر کرائے جائیں۔ ان میں ہاں جاتے کا بھی اتفاق ہوا تو حضرت علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی کو دیکھا گیا۔ انہیں یہ کہہ کا لباس میں ہڈوں میں اور درس نظامی کی محنت لادامہ کتاب ملا۔ انہیں ان سے کہہ میں داخل ہو چکے تھے ایک کونہ میں بیٹھ گیا۔ اور علماء

ان اعداء تو دیکھ کر اس قدر مست اور تسلیں قلب ہوا جو بیان سے باہر ہے۔

بے مثل ذہانت کی تعارفی نوعیت

حضرت علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی کی ذہانت اور فطانت میں کسی کو کلام نہیں ہے۔ راقم نے طالب علمی کے دوران علامہ تونسوی کی ذہانت کا ایک واقعہ سنا ہے اس کے راوی میر سے طالب علمی کے خاص اور محرم رفیق میر طریقت حسن اہل سنت حضرت علامہ میر سرور احمد مدظلہ العالی ہمدرد تھیں کھرچڑ شریف ہیں۔

حضرت قبلہ میر صاحب فرماتے ہیں۔ جب علامہ تونسوی صاحب استاد العرب والعجم حضرت علامہ عطاء محمد ہندیا لوی گولڑی مجتبیٰ کے پاس پڑھتے تھے اتفاقاً ایک دن علامہ تونسوی مدظلہ العالی کی عمارت پڑھنے کی باری تھی۔ استاد العرب والعجم مجتبیٰ کے پاس چپ وہ درس نظامی کی محروف اور مشکل ترین کتاب ”حمد اللہ“ لے کر گئے دوران تدریس حضرت قبلہ استاد العرب والعجم نے ذوق میں آکر فرمایا:

”ہاں مولوی غلام محمد آج حمد اللہ کیا کہنا چاہتا ہے۔“ حضرت علامہ تونسوی مدظلہ العالی نے حمد اللہ کی اس انداز سے تقریر فرمائی کہ محقق العرب والعجم علامہ گولڑی مجتبیٰ ان کی تقریر میں کفر فرمایا ”ہاں مولوی غلام محمد تم کچھ کہتے ہو آج حمد اللہ یہی کہنا چاہتا ہے اور میں نے بھی رات کو مطالعہ میں یہی معلوم کیا ہے۔“

قارئین اس واقعہ کو پڑھ کر ضرور کہیں گے یہ سب کچھ اللہ ہی کا فضل ہے جس کی وجہ سے علامہ تونسوی کو شرح صدر ہوا۔

حضرت علامہ تونسوی یقیناً دور حاضر کے محقق استاد ہیں اور گلستان ہندیاں کے ہیکے ہوئے گلستہ ہیں۔ اسی گلدستہ کی خوشبو سے کس قدر غیر محصور افراد قیامت اپنے ذہان کو علوم و فنون سے معطر کرتے رہیں گے۔

جوہر استنباط و استخراج

علامہ تونسوی مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے اس قدر نوازا ہے کہ جب وہ مستند تدریس پر فائز ہوتے ہیں تو ان کا انداز تدریس کچھ یوں ہوتا ہے کہ بات یہ کہتا ہے شارح کی غرض یہ ہے اور بین السطور والے یہ کہہ رہے ہیں اور محشی کی تقریر یہ ہے اور اصل بات یہ ہے جو مجھے سمجھا آ رہی ہے۔ طلباء عظام کو ان کی تدریس کا یہ انداز دیکھ کر تعلیم و تدریس کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

آج بھی وہ اسلامی کی یادگار ہیں۔ جس طالب علم کو کوئی استاد مطمئن نہ کرے وہ انہی کے پاس اپنی ملی پیاس بجھاتا ہے۔ علامہ تونسوی مدظلہ العالی ہر فن میں یدِ طولی رکھتے ہیں اور جذبہ لب میں فرید العصر ہیں۔ محقق العرب والعجم علامہ ہندیا لوی مجتبیٰ کے منصب تدریس کے محافظ۔ آسان علم و حکمت کے آفتاب مہتاب ہیں۔ طلباء عظام اور علماء کرام کے وہ مطلوب ہیں اور سب تدریس ان کی علامت ہے۔ محنت اور مشقت ان کی عادت ہے جذبہ مطالعہ ان کی زینت۔

علامہ غلام محمد تونسوی مدظلہ العالی نے جن مدارس اہل سنت میں بھی اپنی دینی خدمات پیش کیں ہیں بھی ان مدارس میں انہی کے تذکرے ہوا کرتے ہیں۔ یقیناً علامہ تونسوی مدظلہ العالی کا وجود اہل سنت کے لئے نعمت ہے اور مدارس اہل سنت کے لئے سرمایہ علم ہیں اور فضلاء ہندیاں کے لئے آبِ حیات ہیں۔

سالہ بیعت

حضرت علامہ تونسوی مدظلہ العالی کا سلسلہ بیعت آستانہ عالیہ تونسہ شریف سے وابستہ ہے۔ یقیناً آستانہ عالیہ تونسہ شریف کو بھی اس فاضل اور محقق اہل سنت پر فخر ہے۔ عالم اسلام کو ہندیاں شریف کی مقدس زمین پر فخر ہے کہ اس زمین سے فیض ہونے والے گلستان علم و حکمت آج بھی شرق و غرب میں اپنی مہک اور خوشنئی سے غیر محصور افراد کو معطر اور مزین کر رہے ہیں۔ یقیناً ایسے فضلاء و فنون تک بھی تیار نہیں ہو سکتے۔

علامہ تونسوی مدظلہ العالی نے تصنیف کا تو کوئی کام نہیں کیا مگر اتنا ضرور ہے کہ بہت سے مصنفین اور مدونین تیار کئے ہیں۔ کتابیں تصنیف کرنے کی بجائے معتضین تیار کرنا بہت بڑا کام ہے اور یہی مصنفین ہی وہ دینی خدمات کے مخزن اور معدن ہیں۔ فالحمد علی، ذلک حیداً کلہوذا۔
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔



محقق الملت تلمیذ خاص فقیہ العصر

علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمہ اللہ

حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی المعروف حافظ میاں غلام محمد صاحب بندیا لوی مجاہد اہل سنت اور فیک لطیف تھے۔ ان کی گفتار اور رفتار کو دیکھ کر آپ غلام محمد صاحب بندیا لوی رحمہ اللہ یاد آجاتے تھے۔ ایسا ہی معلوم ہوتا تھا کہ علامہ بندیا لوی رحمہ اللہ گفتگو فرما رہے ہیں۔ ایسی اوصاف حمیدہ اور محاسن جمیلہ کی سعادت ہر ایک کو میسر نہیں ہوتی۔ حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمہ اللہ ۱۹۱۷ء میں مرکز رشید دہلیت و مدین علم و حکمت موضع بندیاں شریف ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اپنے دیہات کے معزز لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔

حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمہ اللہ متعدد مدارس میں حصول تعلیم کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) شاویہ ضلع میانوالی۔ (۲) پٹلاں ضلع میانوالی۔ (۳) دارالعلوم مظہریہ امدادیہ بندیاں شریف ضلع خوشاب۔ (۴) جامع مسجد گانگی میانوالی شہر۔ (۵) جامعہ قریہ اجپورہ لاہور۔ (۶) دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بمبئیہ شریف ضلع سرگودھا۔ (۷) نور پور تحصیل ضلع پٹوال۔ (۸) جرمن کپہ علاقہ (پٹلاں) ضلع میانوالی۔ (۹) آستانہ عالیہ میال شریف ضلع سرگودھا۔

دورۂ حدیث اور سند فراغت

حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمہ اللہ نے دورۂ حدیث شریف ملک کے معروف شیخ الحدیث حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری رحمہ اللہ سے حزب الاحناف میں پڑھا اور ۱۹۴۹ء میں سند فراغت حاصل کی۔

استاذہ کرام

(۱) استاذ محمد عازدی صاحب رحمہ اللہ پٹلاں ضلع میانوالی۔ (۲) میاں محمد علی صاحب رحمہ اللہ (۳) فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندیا لوی رحمہ اللہ (۴) استاذ الاستاذہ علامہ عطا محمد گڑھی بندیا لوی رحمہ اللہ آستانہ عالیہ دھوکہ خیر آباد ضلع خوشاب۔ (۵) استاذ اکابر حضرت علامہ محمد اجپوری رحمہ اللہ لاہور۔ (۶) مفتی علامہ نور شاہ صاحب نور پور تحصیل ضلع پٹوال۔ (۷) مفتی

لملت بیعت

حضرت قبلہ غلام محمد بندیا لوی رحمہ اللہ بکیر و میں قیام کے دوران غالباً ۱۹۴۹ء میں قریب الملت شیخ ملام حضرت قبلہ علامہ خواجہ قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ کے دست مقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ علوم و فنون سے فارغ ہونے کے بعد آپ مختلف مساجد میں امامت و خطابت بھی فرمائی اور ہندو اہل میں تدریس فرماتے رہے۔ نیز درس قرآن اور درس حدیث کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی پانچ حافظ قرآن تھے۔ تقریباً نصف صدی تک باقاعدہ تراویح میں قرآن حکیم سناتے رہے۔

دینی خدمات کا تعارفی پہلو

حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمہ اللہ نے اپنے استاد سہ کے علمی فیضان کو لوگوں میں تقسیم کرنے میں آخر دم تک سستی اور غفلت نہیں فرمائی۔ آپ نے اس قدر جذبہ اور محبت سے کام کیا آج عالم ملام میں ان کا بہت بڑا مقام اور مرتبہ ہے۔ ذیل میں ہم ان مساجد اور مدارس کا تذکرہ کرتے ہیں جہاں آپ نے دینی خدمات سر انجام دی ہیں۔

(۱) روہتہ والی مسجد اجپورہ لاہور۔ (۲) مسجد مزنگ لاہور۔ (۳) مسجد جمہورہ والی (مدینہ مسجد) میانوالی ضلع خوشاب۔ (۴) ذبیحہ بھلیاں (بھلیاں) نزد بندیاں ضلع خوشاب۔ (۵) جامع مسجد دھانی ٹنڈو فیصلہ ضلع حیدرآباد۔ (۶) مدینہ مسجد ٹنڈو فیصلہ (۷) کھالے کھوہ والی مسجد ٹنڈو فیصلہ ۸۱ دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد۔ (۹) گوٹھ راول پور ضلع حیدرآباد۔ (۱۰) کوٹ والی مسجد ۱۱۱ میاں ضلع میانوالی۔ (۱۱) دارالعلوم حامدہ رشیدیہ بکریچڑی کراچی۔ (۱۲) ہینڈلر اٹھیل مل ٹرانسکو پورہ واکر کراچی۔ (۱۳) جامع مسجد اولیا رئیس آباد نو تین مئی کراچی۔ (۱۴) دارالعلوم قادریہ بھانیہ شاہ مل کالونی کراچی۔ (۱۵) دارالعلوم فیض نبوی بکریچڑی کراچی۔ (۱۶) جامع مسجد کریم شاہی گلپائی ایچی۔ (۱۷) ادارہ مدریس القرآن پاکستان فرسٹ کراچی۔ (۱۸) نورانی مسجد شیر شاہ کراچی۔ (۱۹) دارالعلوم حلیمیہ شیر شاہ کراچی۔ (۲۰) موتی مسجد بندیاں ضلع خوشاب۔ (۲۱) دارالعلوم فتحیہ مدینہ عالیہ پور شریف تحصیل سیال ضلع میانوالی۔

بے مثل جذبہ علمی

حضرت علامہ غلام محمد بندیا لوی رحمہ اللہ کو انتہائی دلچسپی تھی کہ آپ غالب علمی

حجۃ المذنبین فاضل ذی وقار

علامہ غلام محمد اختر الحسنی

سابقہ مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ

علامہ غلام محمد اختر الحسنی کے والد گرامی کا نام جام علی تھا۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معزز اور شریف انسان تھے۔ ابتداء ہی سے اسلامی ماحول سے مالوس تھے۔ اسی لئے انہوں نے اپنے بیٹے حضرت علامہ مولانا غلام محمد صاحب کو علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے مستعد کر دیا۔ فاضل موصوف ۱۹۵۰ء میں یک نومبر ۱۳ ایم بی تحصیل وطنعلی سیوانی ڈاکٹانہ شادیہ میں پیدا ہوئے۔

بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم مرکز علوم عقلمیہ و تقلیہ جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیال شریف میں حاصل کی۔ علامہ موصوف کو فضلاء ہندیال میں سے یہ خصوصیت میر ہے کہ آپ نے ابتداء سے انتہاء تک درس نظامی کی تعلیم مادر علمی جامعہ ہندیال میں مکمل کی۔ علامہ موصوف پہلے پڑھتے ایک سادہ سیرت انسان معلوم ہوتے۔ گفتار رفتار میں بجز پایا جاتا مگر جب منصب تدریس پر فائز ہوتے ہر کتاب کے زوایا کو سمجھ کر اس قدر سیر حاصل کر کے کہ طلباء مطمئن ہو جاتے اور فیصلہ کرتے کہ تمام کتب عالیہ اور سالفہ آپ سے پڑھیں گے۔

مدرسی تعلیم

فاضل موصوف پر اللہ قدوس کا اس قدر عظیم احسان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ تعلیم کے لئے بھی جامعہ مظہریہ امدادیہ کا انتخاب فرمایا۔ جامعہ ہندیال میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر جوہر لطافت و کفایت پنہاں کر دیا ہے جو طالب علم بھی تعلیم کا بازو لینے کے لئے آتا ہے پھر اس جامعہ کا بکرہ جاتا ہے۔ فاضل موصوف کی تعلیم کے دوران جامعہ مظہریہ امدادیہ میں بحر معقولات و مشکوٰۃ حضرت علامہ عطاء اللہ ہندیالوی مگڑوی صاحب منصب تدریس پر فائز تھے اور فاضل جلیل محقق العصر حضرت علامہ محمد مہدی اختر ہندیالوی صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ فاضل موصوف کو ان دونوں اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ اساتذہ الاساتذہ حضرت علامہ عطاء اللہ ہندیالوی مگڑوی صاحب مطلق ارفع اور علم میراث بنیاد اور حضرت علامہ محمد ادریس ہندیالوی صاحب علم فرائض و اصول فقہ

کتب خانوں جو کہ مختلف شہروں و دیہی مکتبہ، کانپور لکھنؤ، مراد آباد لاہور اور ملتان وغیرہ میں تھے آپ کا ان سب سے رابطہ رہتا تھا۔ ۱۹۷۲ء میں ہندیال شریف واپس گئے تو دارالعلوم مظہریہ امدادیہ میں قبلہ استاذ الاساتذہ محقق العرب و العجم علامہ عطاء اللہ ہندیالوی مگڑوی صاحب کے درس میں باقاعدہ شامل ہو گئے اور تقریباً تین سال تک تمام اسباق کا سماع کیا اور قبلہ استاذ صاحب جو تقریر فرماتے ضبط تحریر میں لاتے۔

تحریری مواد

آپ نے کوئی باقاعدہ تصنیف تو نہیں فرمائی آپ کا مطالعہ چونکہ بہت زیادہ وسیع تھا اس لئے کتابوں پر نوٹس، حوالے اور فوٹو کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جنہیں اگر یکجا کر کے ترتیب دیا جائے تو کئی ضخیم کتابیں وجود میں لائی جاسکتی ہیں۔

سادہ زندگی اور پروقار تکلم

فضلاء ہندیال کے درخشندہ ستارے حضرت علامہ غلام محمد ہندیالوی مگڑوی صاحب اس قدر سادہ طبیعت کے مالک تھے اپنی آدمی دیکھ کر یہ سمجھتا تھا کہ یہ کوئی ایک عام دیہاتی آدمی ہے مگر جب مسند تدریس پر فائز ہو کر علوم و فنون پڑھاتے تو پھر یہ معلوم ہوتا کہ یہ تو علم کے سمندر ہیں۔ آپ کی فطرت بھی کہ آپ ہمیشہ سادہ اور پروقار لباس میں ملبوس رہتے۔ آپ کو ظاہری نمود و نمائش سے نفرت تھی۔ حق بات کہتے وقت بھی کسی کا لحاظ نہیں فرماتے تھے گویا کہ آپ اسلاف کی صحیح تصویر تھے۔

انتقال پر ملال

آپ اس دارفناء میں علی اور دینی خدمات سرانجام دینے کے بعد بروز منہ رات گیارہ بجے ۲۵ ذوالقعدہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۷ جنوری ۲۰۰۳ء کو اپنے آبائی قریہ مادر علمی ہندیال شریف میں اس دنیا سے رخصت فرمائی۔

مدفن

آپ کے بیٹے حافظ عبدالجید ہندیالوی نے نماز جنازہ پڑھائی اور موضع ہندیال کے شمال میں واقع قبرستان (بلنداس) میں دفن کیے گئے۔



علامہ غلام محمد باروی صاحب زید مجدد

علامہ غلام محمد باروی صاحب انتہائی ذہین انسان اور سربلغ الفہم ہیں۔ آپ کے والد گرامی مولانا الحاج قادر بخش قاضی صاحب اپنے علاقہ میں دین تئیں کی تبلیغ کے لئے رواں دواں اسام کی نشر و اشاعت کا بہت جذبہ رکھتے ہیں۔ اپنے علاقہ میں عادل اور محزون شمار ہوتے

تاریخ پیدائش اور مسکن

فاضل جلیل ۱۹۵۴ء میں موج گڑھ چک نمبر ۴۴ موضع پٹی بلند، چاہ کہاری تحصیل منگہرہ ضلع بکر بہار بنے۔

ابتدائی تعلیم

حضرت علامہ غلام محمد مدظلہ العالی نے مولانا محمد بخش مدظلہ العالی اور شیخ محمد رمضان صاحب فیروزی سے قرآن مجید اور فارسی نظم پڑھی اور حضرت علامہ مولانا صوفی حامد نعمانیہ سے عرب و نحو پڑھی۔ حضرت علامہ غلام محمد جو نویسی صاحب سے بھی صرف و نحو پڑھی۔

اعلیٰ تعلیم

ان محقق علماء سے پڑھنے کے بعد ابھی علم کی پیاس ختم نہیں ہوئی تھی مزید علم کی راہدگی اور اضافہ کے لئے عالم اسلام کی عظیم الشان دینی درس گاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ اس وقت جامعہ مظہریہ امدادیہ میں فاضل عرب و نجوم و منطق جامع مقبول و مقبول حضرت علامہ عطاء محمد بنیالوی مدظلہ العالی نے ان سے شرف تلمذ حاصل کیا اور بڑی محنت اور جانفشانی سے تعلیم حاصل کی۔ فاضل موصوف کے لئے سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب جیسے ناظم اعلیٰ کی سرپرستی حاصل تھی۔

تلامذہ

علامہ موصوف سے علمی استفادہ کرنے والوں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے مگر ذیل میں بخوف طوالت کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

رہبر اور حضرت اور علامہ سے زچہ سے آراستہ ہوتے رہے۔ آخر کار مختلف مراحل سے بہترین فاضل استاذ بن گئے۔ شیخ الجامعہ فاضل جلیل حضرت علامہ محمد عبدالحق بنیالوی صاحب نظر رحمت فرماتے ہوئے علامہ موصوف کو جامعہ بنیال میں علم کے عہدہ پر فائز کر دیا۔ موصوف تک تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

قابل رشک خصوصیت

فاضل موصوف کو فضلاء بنیال میں سے ایک خصوصیت جو قابل رشک حاصل ہے وہ یہ ہے کہ بیس سال کا عرصہ دراز تعلیم و تعلم کے لئے جامعہ بنیال میں گزارا۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء

تلامذہ

علامہ موصوف کے تلامذہ تو درجنوں کی تعداد میں ملک کے گوشہ گوشہ میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں چند مشہور تلامذہ کے اسامہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- (۱) مولانا محمد فاروق کشمیری بنیالوی۔ (۲) مولانا محمد ایوب کشمیری۔ (۳) مولانا محمد حسین صاحب۔ (۴) مولانا محمد اشرف بنیالوی جامعہ رسولہ لاہور۔ (۵) مولانا محمد سعید ڈیوی۔ (۶) مولانا محمد اشرف صاحب۔ (۷) مولانا غلام احمد صاحب۔ (۸) مولانا محمد بشیر صاحب۔

بیعت

فاضل موصوف کے روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت خواجہ غلام حسن سواگ صاحب ہیں۔

وفات

فاضل موصوف کچھ عرصے بیمار رہے اس کے بعد وہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ انشاء اللہ

والہ راجعون۔



(۱) حضرت علامہ مفتی محمد الطیف صاحب مدرس مدرسہ دکن الاسلام حیدر آباد۔ (۲) حضرت علامہ مولانا احمد سیکری وی مہتمم مدرسہ صدیقیہ۔ (۳) حضرت علامہ مولانا سلطان احمد جامہ مدرسہ فیصل آباد وغیرہ۔

اساتذہ

(۱) حضرت علامہ محمد بخش دامانی۔ (۲) حضرت علامہ شیخ محمد رمضان منکیر وی صاحب۔ (۳) فاضل جلیل حضرت علامہ صوفی حامد علی صاحب جامہ نعمانیہ لید۔ (۴) جامع المقتدر والمعتدل حضرت علامہ غلام محمد تھو نسوی صاحب۔ (۵) استاذ العرب والعجم الاستاذ المطلق حضرت علامہ غلام ہندیا لوی صاحب مجتبیٰ

بیعت

فاضل جلیل حضرت علامہ غلام محمد صاحب کاسلسلہ بیعت بظہر طریقت زینت المشائخ حضرت پیر محمد عبداللہ صاحب المعروف پیر بارو مجتبیٰ سے وابستہ ہے۔

تصانیف

فاضل موصوف کی اب تک ایک کتاب فیضیۃ العلم والعلماء منظر عام پر آکر شہرت پا چکی ہے۔

سیاحی خدمات

فاضل موصوف شریعت معظوفی کے لئے ہر قسم کی دشواری کو ختمہ پیشانی سے قبول کرتے ہیں۔ تحریک نظام مصطفیٰ میں گرفتاری کو خوشی سے پیش کیا۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء۔



سند اخلاط

علامہ حافظ غلام محمد

چشتی ہندیا لوی توسوی صاحب

اللہ قدوس نے ہندیا کی ارض مقدسہ کو علم و حکمت کا خزانہ اور معدن بنا دیا۔ ان گنت فضلاء اس ماورائی جامعہ نظیریہ امدادیہ سے فارغ ہو کر ملک کے گوشہ گوشہ میں دین میں کی ترویج و اشاعت میں رواں دواں ہیں۔ اللہ قدوس اس چشمہ علم کو قیمت تک جاری رکھے۔

علامہ حافظ غلام محمد چشتی ہندیا لوی کے والد کرامی نور محمد ملک اپنے علاقہ کے معزز آدمی تھے۔ فاضل موصوف ۱۹۲۲ء میں ڈاک خانہ بیڑہ فقہانی تحصیل تانہ منگ ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ ۱۴ سال کی عمر میں تعلیم میں رک گئے ہیں۔ عصری تعلیم میٹرک تک ہے۔ میٹرک کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ پڑھنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم کے لئے عالم اسلام کی ذہنی درسگاہ ماورائی جامعہ نظیریہ امدادیہ ہندیا لوی شریف میں داخلہ لیا اور صرف و نحو منطق وغیرہ کی کتب فخر المدین حضرت علامہ غلام محمد اختر انجمنی صاحب مجتبیٰ سے پڑھیں اور فاضل عربی کی کتب زینت المدین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظہر الحق صاحب ہندیا لوی سے پڑھیں۔

دورۂ حدیث

علامہ موصوف نے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کے لئے دارالعلوم جامہ مدرسہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور خوب محنت سے دورۂ حدیث پڑھ کر نمایاں کامیابی حاصل کی۔ دارالعلوم غوثیہ چکوال میں داخلہ لیا اور سید زہیر حسین شاہ سے دورۂ قرآن کی تکمیل کی۔

بیعت

فاضل موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ علوم ظاہریہ کی تکمیل کے بعد روحانی راہنمائی کے لئے بھی آستانہ عالیہ ہندیا لوی شریف کا انتخاب کیا اور پھر طریقت رہبر شریعت استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب ہندیا لوی مدظلہ العالی کے ہاتھ پر بیعت کی۔

دینی اور مذہبی خدمات

ان دنوں میں فاضل موصوف پاستان آرمی میں خدمات ادا کر رہے ہیں۔ ان کے فاضل اور مدرسہ

شیخ المیراث

مفتی غلام محمد شرقپوری بندیا لوی صاحب رحمہ اللہ

ناظم اعلیٰ عہدہ العلوم جامعہ ندیہ سکسٹیاں شاہ شریک پور شریف روڈ

پیدائش: نام، وطن اور خاندان

حضرت علامہ مولانا غلام محمد بن محمد انور صاحب قوم راجپوت سے تعلق رکھتے ہیں اور تقریباً ۱۹۵۵ء میں شریکپور شریف ضلع شیخوپورہ سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر واقع موضع فتوالہ میں پیدا ہوئے۔ گھر کا حوالہ مذہبی رنگ لئے ہوئے تھا۔ اس لئے ابتدائی و بی تعلیم قلیلہ والد صاحب سے حاصل کی۔ فاضل موصوف کے والد ماجد اپنے گاؤں فتوالہ میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

بسم اللہ شریف

حضرت مولانا نے بسم اللہ شریف اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد انور صاحب سے کی اور ناظرہ قرآن مجید اپنے والد ماجد مولانا محمد انور صاحب سے پڑھا اور سات پارہ ترجمہ قرآن مجید بھی آپ سے پڑھا۔

عصری تعلیم کا اجمالی تصور

مولانا غلام محمد شرقپوری نے عصری تعلیم پر انہری تک اپنے گاؤں میں بڑی محنت سے حاصل کی۔

مڈل کی تعلیم

پر انہری میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد مڈل کی تعلیم فتوالہ گاؤں سے تقریباً ڈھائی میل کے فاصلہ پر جموں کے شاہ زون فیض پورہ گاؤں کے مڈل سکول میں داخلہ لے لیا۔ موسم سرما کو گرمیوں میں ڈھائی میل کا سفر پیدل کرتے گئے یعنی روزانہ پانچ میل سفر کرتے اور بڑی محنت اور مشقت سے تین سال کے عرصہ کے بعد اچھی پوزیشن میں ۱۹۶۹ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا۔

والدین کے نظر کا پابندی غیر معمولی تفاوت

فاضل موصوف مڈل کا امتحان دے چکے اور نتیجہ منتظر تھے کہ والدین کا آپس میں اختلاف

والدہ صاحبہ زہرا اللہ تعالیٰ فرماتی تھیں کہ میرے بچے کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کا اقتراح کرنا نہیں اور آپ کے والد گرامی رحمہ اللہ کا موقف یہ تھا کہ فوراً علوم اسلامیہ کے لئے وقف کر دیا جائے۔ عین ممکن ہے کہ میرے بچے کے بعد کہیں ذہن میں تبدیلی نہ آجائے۔

مختلف آراء اور مختلف نظریات کے پیش نظر بالآخر والد گرامی کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے رائے قائم کر کے اسی کو ہی مقصود بالذات سمجھ لیا گیا اور اسی رائے کی اہمیت کے پیش نظر آستانہ عالیہ شریکپور شریف حاضر ہو کر عالم اسلام کی عظیم و بی درگاہ دارالمعلمین کے صدر مدرس استاذ العلیا و حضرت علامہ مفتی سید مہدی حسین شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تکمذ حاصل کیا۔

دارالمعلمین شریکپور شریف میں داخلہ

فاضل موصوف نے عصری تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اور مڈل کا امتحان اچھی پوزیشن میں پاس کرنے کے بعد گھر کا چنگل ماحول دینی تھا اور اس پر مستزاد یہ کہ روحانی شعادوں سے متاثر شریکپور شریف کی حرم خیر مرز میں کی معطر ہواؤں کا اثر تھا کہ دل بالآخر فرنگی تعلیم سے فارغ ہو کر خالصتاً دینی مذہبی تعلیم کی طرف مائل ہو گیا۔ اس لئے والدین نے فاضل ذی شان مولانا غلام محمد صاحب کو مرکز تجلیات آستانہ عالیہ شیرپانی پر حاضر کر دیا اور ۱۹۶۹ء میں فاضل موصوف نے دارالمعلمین شریکپور شریف میں داخلہ لے لیا۔ تقریباً تین سال تک آستانہ عالیہ سے روحانی روشنی حاصل کی اور اساتذہ کرام سے علمی اکتساب کیا۔ دارالمعلمین کے قیام کے دوران حضرت علامہ مفتی سید مہدی حسین شاہ سے کتب فارسی میزان الصرف فائزہ خیر شرح جامی مجموعہ منطق مرقاات اور اصول شاشی وغیرہ پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا اکبر علی شریکپوری رحمہ اللہ اور تفتخہ اصناف پڑھیں۔

تقریباً تین سال تک دارالمعلمین میں مختلف روحانی علما و مدرائے علم سے خوب سے خوب تر کی جستجو اور حسن علمی کی افزودگی حضرت علامہ صاحب کو کشائ کشائ جامعہ محمدیہ بمبھکی شریف ملے آئی۔

جامعہ محمدیہ بمبھکی شریف میں داخلہ

شریکپور شریف میں تقریباً تین سال کے بعد ۱۹۷۳ء میں جامعہ محمدیہ نور پور رضویہ بمبھکی شریف میں ناظرہ صحرانہ و اعلیٰ حضرت کے جامعہ میں داخلہ ہوا۔ یہاں والدین شاہ صاحب رضویہ کی صحبت ادا نصیب

حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی دو سال تک جامعہ محمدیہ کی علمی محافل سے استفادہ کیا۔ اس دوران بحر العلوم امام المعقول و المعقول قبلہ شاہ صاحب سے علم احکام اور جامع معقول و معقول حضرت علامہ حافظ نذیر احمد صاحب سے میزبانی علم تصنیف، قطبی، مختصر المعانی پر مباحث اور شیخ الفتح حضرت علامہ حافظ کریم بخش صاحب سے مطول شرح وقایہ اور دلائل وغیرہ پر بحثیں۔

شیخ الحدیث و الشریعہ جامع المعقول و المعقول سرمایہ اہل سنت حضرت علامہ محمد نواز صاحب شیخ الجامعہ اور صدر جامعہ بنڈا سے تقریباتیں سنی سرائی کے پڑھے۔ جامعہ محمدیہ میں دو سال تک تعلیمی سلسلہ چلتا رہا اور فاضل موصوف نے بڑی محنت اور ہمت سے تعلیمی سلسلہ کو بحال رکھا اور عالم اسلام کی مقتدر شخصیات اور قابل رشک اساتذہ سے اکتساب فیض کے بعد عالم اسلام کی دینی مذہبی اور مرکزی درجہ ماورائی جامعہ مظہریہ امدادیہ بنڈیاں شریف کے تعلیم سفر باندھ لیا۔

اہل تعلیم کے لئے جامعہ بنڈیاں شریف کا سفر

جامعہ محمدیہ نور یہ بڑی بڑی تعلیمی شریف میں دو سال تک علوم عقلیہ و نقلیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تقریباً ۱۹۷۶ء میں عالم اسلام کی دینی مذہبی اور مرکزی درجہ ماورائی جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ بنڈیاں شریف کے شیخ الجامعہ امام المعقول و المعقول اساتذہ حضرت علامہ عطاء محمد بنڈیا لوی جیسی گزروی بڑی علمی شخصیت کے سامنے چھ سال تک زانوئے تلمذ تہہ کئے اس عرصہ میں شیخ المعقول و المعقول امام المعظمین حضرت علامہ عطاء محمد بنڈیا لوی نور اللہ مرقدہ شریف سے مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

- (۱) شرح عقائد - (۲) خیالی - (۳) سراجی - (۴) حمد اللہ - (۵) قاضی - (۶) میرزا محمد ملا جلال - (۷) بیاضی شریف - (۸) مشکوٰۃ شریف - (۹) صمدی - (۱۰) خمس باوند - (۱۱) امور عامہ - (۱۲) مقامات حریریہ - (۱۳) مناظرہ رشیدیہ - (۱۴) مطول - (۱۵) جامع مختصر معانی - (۱۶) توحید کلونج - (۱۷) مسلم البشیر - (۱۸) ہدایہ آخرین - (۱۹) در مختار - (۲۰) تصریح - (۲۱) ملا حسن - (۲۲) حسای - (۲۳) قطبی کا سماع - (۲۴) توحید کلونج کا سماع - (۲۵) شریں جانی کا سماع - (۲۶) تلمذ علی شرح جامی وغیرہ۔

بدر العلماء محقق اہل سنت و ہر پرہیزگار حضرت علامہ محمد عبدالحق بنڈیا لوی بانی و مہتمم جامعہ مظہریہ امدادیہ بنڈیاں شریف سے قاضی مبارک کے کچھ اسباق پڑھے۔

جامعہ بنڈیاں کے اساتذہ کی محبت اور شفقت کا عملی امتیاز

امت کا عملی دستور ملاحظہ فرمائیں۔ راقم الحروف سے معقول ہے کہ میں جامعہ مظہریہ امدادیہ تعلیم تھا پیار، دیکھا یعنی لقوہ کی شکایت ہو گئی۔ حکماء اور اطباء نے کہا کہ اس مریض کو میں رکھ کر گرم چیزیں دی جائیں۔ میرے مشفق، مربی، استاذی و سندی و سیدی و سیدی سیدی امام اعظم و ائمہ حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ نے احقر کو مجھ میں رکھ کر گوشت کھاتا رہے اور دینی و دگرہی استاذی و اکتزہ ہر نوع احباب اور مطہرات سے فوائز رہے جب کچھ دن گزرے اور مکمل صحت پائی نہ ہوئی تو دای المکرم نے ایک طالب علم کو میرے ساتھ بھیجا اور فرمایا کہ اسے گھر چھوڑ کر آئیں اور ساتھ لایا بھی عطا فرمایا۔

راقم الحروف کا بیان ہے کہ اس فقیہ المثال شفقت اور فرط محبت کو دیکھ کر اور اس مہمان اور خانہ طرز کو دیکھ کر میرا اکتان جنگلاں جتنا اس قدر متقی اور متقی ہوا اور اس حالت انجلیاتیہ اور انجلیاتیہ کے تعلیمات معقول کو تعلیمات فطوریہ کی صورت میں عیاں کرنا اور ان انجلیاتیہ فطوریہ کو نقوش اور نقوش کی صورت میں قرطاس کے حوالے کرنا اور ضبط تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ بالخصوص اس صورت میں یہ عجیبہ کو دیکھ کر حضرت سیدی سندی قبلہ امام محمد عبدالحق صاحب زید مجدہ کی تعلیم کا امیر ہو گیا اور اس دور اور وظیفہ سے دل مشتق ہو گیا کہ کاش کہ میں ”غبار ارقیہ العصر“ ہوتا۔

ملک البدینہ کی مثالی محبت

ملک البدینہ ریس امام العرب و العجم الامام الاستاذ المطلق کی ظلہ کے ساتھ اس قدر شفقت اور محبت میں مضبوط تحریر میں لانا دشوار ہے اور اس کی نظیر اور مثل متعین ہے۔ داستان محبت کا اجمالی پہلو یہ طرح ہے کہ راقم الحروف کا بیان ہے کہ میں اپنے مربی اور مشفق سیدی و سندی استاذی المکرم پاس جامعہ بنڈیاں شریف چھ سال پڑھنے کے بعد رمضان المبارک کی چھٹیوں میں گھر کی دینی سلسلہ رخت سفر باندھا۔ آپ نے مجھے بلایا احقر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ محبت مجھے انداز میں فرمایا کہ جب آپ گھر جائیں تو مجھے مل کے جانا۔ احقر نے عرض کیا: حضور ہاں! رست ہے۔ مل کے ہی جاؤں گا۔ دوسری مرتبہ حاضر خدمت ہوا اور عرض کی میں توبہ تمین بیجے جاتا ہے۔ آپ تو اس وقت آرام فرما رہے ہوں گے۔ آپ نے جو فرمایا ہے میں نے اسے توبہ مناسبت ہوگا۔ آپ نے فرمایا جب بھی آپ جائیں مجھے افضال دینا۔ اقر نے عرض

مجھے یاد تھا مگر اس نظر و فکر میں مستغرق ہو گیا کہ استاذی الہی کمزور تو اس وقت آرام فرما رہے ہوں گے۔ البتہ الامر فوق الادب کے تحت آپ کے کمرے کی طرف چلنا شروع کر دیا مگر آپ کی ہیبت اور وصولت نے مجھے قدم اٹھانے سے عاجز اور قاصر کر دیا۔ الغرض بمشکل آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ دیکھا تو آپ آرام فرما رہے تھے۔ اب بندہ ناچیز کیلئے امام اعظم و اعلیٰ کو آواز دے کر بیدار کرنا کس طرح ممکن تھا جبکہ آپ کی ہیبت اور وصولت میرے جتان اور عینان پر حکومت کر رہی تھی۔ بالآخر بندہ ناچیز مجبور اور معذور ہو کر اس کیفیت سے تلکلم کی جسارت کی۔ ”استاذی“ اب یہ جزم اور یقین نہیں ہے کہ آقا نعمت کی آواز میں بیدار ہوئے یا دوسری آواز میں بیدار ہوئے۔ بہر صورت آپ بیدار ہوئے تو اس کیفیت میں تلکلم فرمایا ”آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ ذہنی لے اس کو کہتا کہ استادوں نے آئندہ سال بنیادیاں نہیں آنا میں نے عرض کی حضور اگر یہ پوچھیں کہ آئندہ سال کہاں جانا تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا ابھی یہ معلوم نہیں ہے کہ کہاں جاتا ہے۔ بس یہ کہہ دینا کہ آئندہ سال استادوں نے بنیادیاں نہیں آنا“۔

اقوال

مرتب و مشفق استاذی و سیدی حضرت قبلہ علامہ عظیمہ ہندیا لوی گولڑوی نور اللہ مرقدہ الشریف کے مندرجہ بالا قضیہ ملحوظ سے قریح و سادگی کے ساتھ جواب دیا ہے کہ حضرت سیدی و استاذی نور اللہ مرقدہ الشریف جو بات صحیح ترین ہے فرمائی تھی رات کو کیوں نہیں فرمائی جبکہ رات کو فرمانے میں ان کے آرام میں بھی خلل نہیں آتا تھا اور تین بجے بیدار ہونے کی نعمت سے محفوظ ہو جاتے۔

سندی و سیدی و استاذی الہی کمزور اللہ مرقدہ الشریف کی بلند بارگاہ کے عاجز غلام نے نظر و فکر کے شاہراہ میں اسب عقل کی لگاموں کو کھینچا۔ بالآخر نتیجہ یہ اٹھ گیا کہ بڑے لوگوں کے اقوال اور قضایا میں بہت کچھ نہیں ہوتی جہاں ہمارے اذہان اجتان میں نہیں آتیں۔

استاذی الہی کمزور کے صیغہ کو فرمانے میں ایک وجہ یہ بھی ممکن ہے اگر رات کو فرمایا یہ تو تمام طلباء کو معلوم ہو جاتا مگر آپ کو یہ بات ناپسند تھی۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب۔ و ماہ

المرجع والرباب

دہرہ قرائن

علامہ فیض احمد ایسی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ ہذا کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا۔

دورہ علم الحیث والحق

فاضل ذی شان حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ دورہ علم ہیراث اور توقیت کے لئے اہل سنت کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ امینیہ رضویہ میں داخلہ لے کر محقق ناصر بنیہر اعظم مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب سے سرائی اور دورہ توقیت وغیرہ پڑھیں۔

دورہ حدیث شریف و سند فقر اغت

علوم متداولہ اور درس نظامی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دورہ حدیث شریف کے لئے تقریباً ۱۹۸۴ء میں اہل سنت کی عظیم درسگاہ جامعہ نبیہ لاہور میں داخلہ لیا۔ فاضل موصوف کی قسمت میں اللہ قدوس نے وقت کے بہترین اساتذہ کی قدم پوسی کی نعمت کی فراوانی کی تھی۔ الغرض! جامعہ نبیہ میں تفسیر، حدیث، فقہ، منطق اور فلسفہ جیسے علوم شریفہ پر عبور رکھنے والی شخصیت شارح مسلم و شارح بخاری و مفسر القرآن حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔

تحقیق ملت اسلامیہ امام قائد ریس و رئیس العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی حسین نعیمی مجتبیٰ سے حضرت علامہ غلام رسول صاحب کی عدم موجودگی میں تقریباً چار یا پانچ اسباق بخاری شریف کے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔

شیخ الخیر والعرف حضرت علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللطیف مجددی صاحب سے دورہ حدیث شریف کے دوران قاری کی کتابیں کریمہ نام حق، ہدایہ منظوم، تحفۃ النصاب اور پندنامہ دوبارہ پڑھیں۔

المفتی فاضل ذی شان نے ملک میں جگہ جگہ تکبہ سے ہوئے مسوتوں کو جن کو جن درس نظامی کے علوم کی تکمیل کی بلاشبہ حصول علم کے مختلف مراحل میں جن عظیم علمی روحانی شخصیات سے فاضل موصوف کو فیض یاب ہونے کا موقع ملا اسے جودت الہی سے نعمت غیر مترقبہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔

تدریسی خدمات کا تصویری پہلو

فاضل ذی شان حضرت العلامة حصول علم کے طویل سفر اور علمی و روحانی شخصیات کے فیض نظر سے بعد یہ کنڈل بننے والا سوانح اپنی علمی جولانیوں دکھانے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ اس لئے اب اساتذہ کرام کے فیض کو اعلیٰ سلسل کی طرف منتقل کرنے کا آغاز کر دیا۔

جامعہ اسلامیہ لاہور

ایک دفعہ ایک بار جامعہ اسلامیہ لاہور میں علامہ فاضل ذی شان سے ملاقات ہوئی۔

کے پہلے سال میں مندرجہ ذیل اسباق پڑھانے کے لئے دیئے۔

(۱) ہدایہ اولین (کتاب کلاخ) (۲) پانی (۳) قال اقول

(۴) ترجمہ قرآن پاک (پارہ ۱۵) (۵) مہدی۔

جامعہ نعمانیہ میں ایک سال تک تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔

جامعہ حیات القرآن تنظیم کوٹ

جامعہ نعمانیہ میں ایک سال تک تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعد جامعہ حیات القرآن

میں تقریباً ایک سال تشنگن علوم کو سراپ کیا اور اس دوران مندرجہ ذیل اسباق پڑھائے۔

(۱) فارسی قاعدہ (۲) کریم (۳) نام حق (۴) دسے منظوم (۵) تحفہ نصائح (۶) ہند نامہ

اور ترجمہ قرآن آخری ڈھائی پارے اور فتاویٰ نویسی کا کام بھی کرتے رہے۔

جامعہ چراغیہ گوجرہ منڈی

جامعہ حیات القرآن میں ایک سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد اہل سنت

کی مرکزی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ چراغیہ گوجرہ منڈی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تین سال علمی

نصوصات کی بہم رسانی کی۔

جامعہ چراغیہ میں تمام شبہ جات کی نظامات انہی کے ذمے تعلیم کا نظام اور افتاء کا نظام

اسن طریقہ سے سرانجام دیتے رہے۔ نیز ان تمام شعبہ جات کی نظامت کے باوجود خطابت اور

مختلف مقامات پر تقریر فتاویٰ نویسی کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ فالجہد علی ذلک حمداً کثیراً۔

جامعہ نعیمیہ لاہور

جامعہ چراغیہ میں تین سال تک علوم فقہیہ اور عقلیہ کی تعلیم دینے کے بعد تقریباً ۱۹۸۷ء میں

بین الاقوامی شہرت یافتہ درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں تشریف لائے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تعلیم میں

مصرف کاروبار ہو گئے۔ جامعہ نعیمیہ میں مندرجہ ذیل کتابیں پڑھانے کا موقع فراہم ہوا۔

(۱) ملا حسن (۲) مسلم القبولت (۳) شرح عقائد (۴) مطول (۵) بیضاوی شریف۔ (۶) نسائی

شریف۔ (۷) ہدایہ اربعین۔ (۸) سرائی۔ (۹) قطبی۔ (۱۰) ثرب تہذیب۔ (۱۱) امرقات۔ (۱۲)

توضیح تلوح۔ (۱۳) سلم العلوم۔ (۱۴) حاسی۔ (۱۵) مشکوٰۃ شریف۔ (۱۶) مناظر و شہید۔ (۱۷)

ہدایہ انجات۔ (۱۸) مختصر المعانی۔ (۱۹) نور الہاد اور غیرہ۔

الحکمہ جامعہ نعیمیہ میں فرائضات مال تک علوم عقلیہ و نقلیہ کی ترویج و اشاعت اور تدریسی

خدمات کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

فاضل ذی شان علامہ غلام محمد صاحب ہندیاوی کو جن علماء و شیوخ سے فیض نصیب ہوا اور جس

محنت اور لگن سے انہوں نے کسب فیض کیا اور والدین جس جذبہ اور دینی محبت سے اپنے خوش قسمت

بچے کو علوم اسلامیہ کے حصول کے لئے وقف کیا اس نے اپنا رنگ دکھایا اور قادر قیوم ذات نے انہیں

میں یزد اللہ بہ خیراً بفقہ فی الدین کے تحت امت کے بہترین افراد میں شامل کر دیا۔ حضرت

علامہ بلاشبہ اہل سنت کا سربراہ ہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے اساتذہ کے فیض کے اینک ہیں۔

فتاویٰ نویسی

حضرت علامہ فاضل ذی شان جامعہ نعیمیہ میں تدریسی فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ

فتاویٰ نویسی کا کام بھی کرتے تھے۔ دراست کے فتاویٰ میں وہ عالم اسلام میں منفرد اور ممتاز ہیں اور علم

وراست میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ فالجہد علی ذلک حمداً کثیراً۔

ادارہ معارف نعمانیہ

ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ میں ایک سال کی تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

جامعہ نظامیہ

جامعہ نظامیہ لاہور میں صرف ایک ماہ تدریس کی ہے اور مندرجہ ذیل کتابیں پڑھائیں۔

(۱) شرح عقائد۔ (۲) جامی۔ (۳) اصول شاشی۔ (۴) قطبی۔

جامعہ جلالیہ رضویہ

جامعہ جلالیہ رضویہ واروہ والا میں ایک سال تک تدریسی فرائض سرانجام دینے اور مندرجہ ذیل

اسباق پڑھائے۔

(۱) قانون مجرمہ۔ (۲) فضولیا اکبری وغیرہ۔

مشہاج القرآن

مشہاج القرآن میں تقریباً نو ماہ تک تدریس کی اور مندرجہ ذیل اسباق پڑھانے کا شرف

حاصل ہوا۔

(۱) ہدایہ اولین۔ (۲) شرح عقائد۔ (۳) ابن ماجہ۔ (۴) نور الایضاح

جامعہ نو شہید رضویہ

مندرجہ ذیل اسباق پڑھائے۔

(۱) بھاری شریف۔ (۲) مسلم شریف وغیرہ۔

جامعہ فخر العلوم

جامعہ فخر العلوم دارودہ دلا میں ایک سال تک علوم عقیدہ اور تفسیر کی ترویج و اشاعت کی اور مندرجہ ذیل سبق پڑھائے۔

(۱) مجموعہ منطق۔ (۲) قال قول۔ (۳) مرقات وغیرہ

جامعہ رسولیہ شیرازہ

جامعہ رسولیہ شیرازہ بال حنف میں تقریباً سات سال تک تدریس کی اور تدریس مصروفیات کے باوجود قذافی نویسی کا کام بھی انہی کے ہی سپرد کیا گیا۔ جامعہ پڑا میں مندرجہ ذیل اسباق پڑھائے کا موقع فراہم ہوا۔

(۱) معلول۔ (۲) شرح عقائد۔ (۳) میزنی۔ (۴) مسلم العلوم۔ (۵) عبدالغفور۔ (۶) جابی۔ (۷) ہدایہ آخرین۔ (۸) غزالی فکر۔ (۹) قال قول۔ (۱۰) مجموعہ منطق۔ (۱۱) مرقات۔ (۱۲) سراہی۔ (۱۳) فہم۔ (۱۴) مختصر العالی۔ (۱۵) تفسیر المصاح۔ (۱۶) ہدایہ انکسار۔ (۱۷) شرح تہذیب مناظرہ رشیدیہ وغیرہ۔

سنگ بنیاد مدینہ العلوم جامعہ نبویہ

تقریباً ۲۰۰۳ء میں مدینہ العلوم جامعہ نبویہ کا سنگ بنیاد رکھا اور اب تک اپنے جامعہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور قذافی نویسی کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ ہر سال ۱۵ شعبان ۱۵ رمضان تک دورہ علم میراث ہوتا ہے اور دورہ کے اختتام پر طلباء اعظام کی دستاویزیات اور امتحانات تقسیم کی جاتی ہیں۔

شادی خاندان آبادی

۱۹۷۵ء ۱۱ اکتوبر میں دوران تعلیم نبی فاضل موصوف کی شادی خاندان آبادی اپنے ماہوں کے گھر ہوئی۔

اولاد

تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں ایک صاحبزادہ حاملہ ۱۹ رمضان ۱۴ سال کی بر میں

علم میراث کی ترویج و اشاعت کی عالمگیر تحریک

فاضل موصوف یوں تو ہر فن میں ماہر ہیں مگر علم میراث میں اپنا جانی نہیں رکھتے۔ فاضل موصوف علی ذلک حصلاً کتبوا۔

علم میراث کی ترویج و اشاعت کے لئے ہمہ وقت مصروف کار ہیں۔

دورہ علم میراث لاہور میں متعدد مقامات پر پڑھا چکے ہیں ایک مرتبہ جامعہ صدیقیہ انجمن شیعہ لاہور میں اور ایک مرتبہ جامعہ خلیفہ غوثیہ ادارہ معارف لہوریہ شاہ باغ میں پڑھایا اور متعدد مرتبہ مدینہ مسجد مصری شاہ میں پڑھایا۔

فاضل موصوف ان دنوں تین برسوں کے دورہ علم میراث اپنے نبی جامعہ مدینہ العلوم جامعہ نبویہ ہاتھر کا کوئی سکیاں شاپ شریکو روڑ میں پڑھاتے ہیں۔

استاذ کرام

(۱) امام المقتول والمعتول بحر العلوم الامام ابو اسحاق علامہ عظیم ہندی آبادی گولڑوی بمبئی (۲) مفتی اہل سنت بطریق ریقت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب بانی و ہتتم جامعہ مظہریہ انداویہ ہندیال شریف۔ (۳) بحر العلوم حافظ العلوم والعقائد والفتاویٰ شیخ الحدیث والفقیر جلال الملت والزمین حضرت سید ہلال الدین شاہ صاحب بمبئی بانی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ تھکھی شریف۔ (۴) بحر العلوم مفتی سید فضل حسین شاہ صاحب بمبئی جامعہ قادریہ فیصل آباد۔ (۵) جامع المقتول والمعتول شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب سابق شیخ الحدیث تھکھی شریف۔ (۶) استاذ الاساتذہ بحر العلوم مفتی محمد حسین نسیمی بانی جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۷) شیخ القرآن علامہ فیض احمد اویسی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ بہاولپور۔ (۸) رئیس المحدثین حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی۔ (۹) شیخ الحدیث والفقہ والادب حضرت علامہ ماسود کریم بخش صاحب۔ (۱۰) جامع المقتول والمعتول حضرت علامہ مولانا حافظ ذمیر احمد صاحب۔ (۱۱) شیخ انور والعرف حضرت علامہ مفتی محمد عبداللطیف مجددی صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کریم شاہ لاہور۔ (۱۲) سید السادات عظم المعتقدات مند العلماء حضرت علامہ مفتی سید مرغل حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ حسینیہ لاہور۔ (۱۳) حضرت علامہ مولانا محمد اکبر علی صاحب شریکو روڑی بمبئی۔ (۱۴) حضرت مولانا محمد اور صاحب (والد ماجد فاضل موصوف)

ہم درس عالم اکرام

(۱) حضرت علامہ سید محمد ابراہیم صاحب باہر انجمن آقاخان علیہ الرحمہ شریف۔

(۲) حضرت علامہ پیر محمد اسماعیل شاہ صاحب بنیاد و نشین آستانہ عالیہ شاہوالہ شریف۔ (۳) حضرت علامہ پیر محمد عبدالکریم شاہ صاحب شیخ الجامعہ شاہوالہ شریف۔ (۴) حضرت علامہ سید محمد یوسف شاہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم جامعہ رضویہ کراچی۔ (۵) جامعہ المنقول والمنقول حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم صاحب شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ سکس۔ (۶) حضرت علامہ محمد عبدالرشید صاحب صدر مدرس سرگودھا۔ (۷) حضرت علامہ غلام محمد اختر صاحب صدر مدرس جامعہ مظہریہ اہلادبیہ ہندیاں شریف۔ (۸) حضرت علامہ مولانا محمد حسین صاحب انگلینڈ۔ (۹) زینت العلماء، محقق عصر حضرت علامہ محمد رفراز احمد صاحب سرحد۔ (۱۰) حضرت علامہ محمد سعید احمد صاحب مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور۔ (۱۱) حضرت مولانا محمد اسلم صاحب جامعہ محمدیہ ڈیرہ رضویہ بھکس شریف۔ (۱۲) حضرت علامہ حافظہ نیر حسین صاحب مدرس جامعہ خلیفہ سیالکوٹ۔ (۱۳) حضرت علامہ حافظہ محمد دست صاحب مدرس جامعہ میرپور غوثیہ عطاء العلوم و حوک و حمن۔ (۱۴) حضرت علامہ مولانا محمد اعظم صاحب شیخ الحدیث سیال شریف۔ (۱۵) حضرت علامہ عبدالغفور صاحب گلڑوی ساندوالہ لاہور۔

علامہ

(۱) حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد راغب حسین نقوی بن ڈاکٹر سرفراز نقوی شہید پاکستان مجتہم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہوالہ لاہور (۲) حضرت علامہ مولانا حاجی امداد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ ام اشرف لاہور (۳) حضرت علامہ محمد یونس صاحب مدرس جامعہ رضویہ۔ (۴) حضرت علامہ مولانا صاحب سابق مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۵) حضرت علامہ مولانا صاحب سابق مدرس جامعہ رضویہ لاہور۔ (۶) حضرت علامہ مولانا صاحب مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔ (۷) حضرت علامہ قاری جمیل احمد شریچوری ناظم اعلیٰ حیات القرآن پیغم کوٹ۔ (۸) حضرت علامہ مولانا محمد قاسم صاحب ناظم اعلیٰ قاسم العلوم رضویہ تین سکھ لاہور۔ (۹) حضرت علامہ مولانا محمد سعید مدرس جامعہ ہدایت حیات القرآن پاپڑ منڈی لاہور۔ (۱۰) حضرت علامہ محمد عابد جلالی مدرس جامعہ جلالیہ رضویہ۔ (۱۱) حضرت علامہ مولانا محمد منور عثمانی صاحب سرید کے۔ (۱۲) حضرت علامہ مولانا محمد حسین شیخ الجامعہ انقوشیہ المہر یہ عطاء العلوم و حمن پھر ارضاع خوشاب (۱۳) حضرت علامہ مولانا ظہیر احمد صاحب مدرس جامعہ نجویم یہ لاہور (۱۴) حضرت علامہ مولانا فکیل امیر صاحب مدرس فیضان مدینہ مال روڈ لاہور (۱۵) حضرت علامہ مولانا محمد حسین رضوی مدرس

مہتمم جامعہ شہسوار یہ گوجرہ منڈی (۱۸) حضرت علامہ مولانا محمد سلیم رحمانی لکھنؤ لاہور (۱۹) مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا غلام الدین صاحب خطیب اعظم سکس (۲۰) حضرت علامہ مولانا احمد رضا صاحب بن مفتی عبداللطیف صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور (۲۱) حضرت علامہ مولانا حسن رضا بن مفتی عبداللطیف صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور (۲۲) حضرت علامہ مولانا حافظ دقاری محمد یونس صاحب خطیب مال روڈ لاہور (۲۳) حضرت علامہ مولانا محمد حسین صاحب مدرس جامعہ کربہ مصری شاہ لاہور (۲۴) حضرت علامہ مولانا محمد اعظم شاکر صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور (۲۵) حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد علی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ کربہ نخل پورہ لاہور (۲۶) حضرت علامہ مولانا حکیم محمد آصف صاحب مدرس جامعہ رضویہ لاہور (۲۷) حضرت علامہ مولانا غلام حسین صاحب مدرس جامعہ رضویہ لاہور (۲۸) مولانا صدقات حسین مدرس جامعہ نعیمیہ واروہ والا لاہور (۲۹) حضرت علامہ مولانا محمد فاروق صاحب مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۳۰) حضرت علامہ مولانا محمد صادق صاحب سابق صدر مدرس جامعہ نبویہ شریچور شریف روڈ لاہور (۳۱) پروفیسر محمد ذوالفقار و دیگر صاحب کلرک محکمہ ڈاک (۳۲) حضرت علامہ مولانا محمد لیاقت علی عطاری صاحب لکھنؤ ار محکمہ پولیس (۳۳) حضرت علامہ مولانا منیر افضل حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ چراغیہ گوجرہ (۳۴) حضرت علامہ مولانا محمد عارف صاحب مہتمم مدرس جامعہ عثمانیہ رضویہ واروہ والا لاہور (۳۵) حضرت علامہ مفتی ارشاد الرسول صاحب شیخ الجامعہ فریدیہ بہنرہ از سکیم لاہور (۳۶) جناب مولانا علامہ ڈاکٹر محمد فاروق الوری صاحب چٹا (۳۷) حضرت علامہ مولانا محمد فیاض صاحب دوی (۳۸) حضرت علامہ مولانا غلام حسین صاحب مدرس جامعہ رضویہ لاہور

بیت طریقت

فاضل موصوف تدریس کے پہلے سال جب جامعہ نعمانیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ پیر طریقت دہبر شریعت حضرت سید جبریل الدین شاہ صاحب پھولہ بھکس شریف لاہور میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضری کے لئے تشریف لائے اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی پرائی مسجد میں حضرت فقہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیت طریقت کی۔

خلافت و اجازت

شریف زینت آستانہ عالیہ بندیال شریف حسن اہل سنت ہیں اور جزا بیہ طریقت رہبر شریعت ہیں۔
یعنی فیضان طریقت اور شریعت کی تقسیم میں لینا ٹانی نہیں رکھتے۔ تصنیع و بناوٹ سے دور کاروا۔ طبعی
نہیں رکھتے۔ اللہ قدوس ان کا سایہ کرم ہم پر تادیر قائم راکھے۔ شرف اہلسنت والدین محمد عبدالکرم
شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ علی احمد سندھی اور فاضل موصوف تینوں آستانہ عالیہ بندیال شریف
حاضر ہوئے۔ شیخ طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب کی پابندی اور زیارت کے بعد
سلام اور کلام کا سلسلہ شروع ہوا پھر آپ نے تین مذکورہ حاضرین کو اپنے دست اقدس سے دستار
خلافت عطا فرمائی اور بیعت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

استحکام عقیدہ کا منفرد پہلو

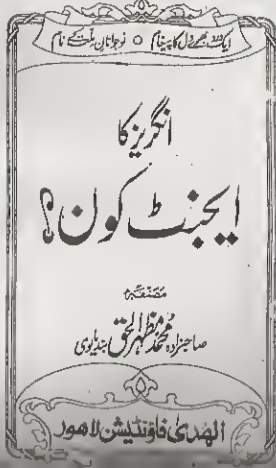
فاضل موصوف جزا عطا کمال سنت کی ترویج و اشاعت میں رواں دواں ہیں۔ قدرت نے
ان کے قلب اور جسم میں اس قدر جتنی ولایت فرمائی ہوئی ہے کہ وہ اپنے ہمعصر رفقاء میں منفرد
حیثیت رکھتے ہیں۔

انھیں فاضل موصوف تین سال جامع مسجد رحمۃ للعالمین معراج پارک ٹیکہ کوٹ میں خطابت و
امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی تین سال کی مدت میں ایک شخص فوت ہو گیا وہ خود تو اہل
سنت تھا مگر اس کے رشتہ دار غیر مقلد تھے۔ شوق منہ قسمت سے اس کا جنازہ غیر مقلد نے پڑھایا فاضل
ذی شان کو علم ہوا تو دوسرے دن فجر کی جماعت کے بعد کھڑے ہو کر ان الفاظ سے گویا ہوئے جن میں
احباب نے غیر مقلد امام کی اقتداء میں اس کے عقیدہ کفر یہ اور عبارات کفر یہ پر مطلع ہو کر نماز جنازہ پڑھا
ہے وہ ایمان سے خارج ہو گئے اور کافر ہو گئے ہیں لہذا ان کے لئے تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح
ضروری ہے۔ بعض افروانے اسی مجلس میں سوال کیا کہ فوت شدہ شخص کا نماز جنازہ ہو گیا ہے کہ نہیں
فاضل موصوف نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ اس کی نماز جنازہ نہیں ہوئی۔

بعض احباب نے اسی مجلس میں سوال کیا کہ وہ صحیح العقیدہ ہی بھائی اسی طرح بغیر جنازہ کے دنیا
سے رخصت ہو گیا اس کا حل کیا ہوتا چاہئے تو اس کے جواب میں فاضل موصوف نے کہا چلو سب
حضرات انھو اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھو اٹا کہنا ہی قہاسب حضرات گئے تو اس کی قبر پر فاضل
موصوف کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھا ہے عقیدہ کی پختگی کی مثال یادگار۔ فالحمد علی ذلک
حمداً کثیراً۔

علی جوہر یارے

کام بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اب تک عطاء جلال برائے امتحان تنظیم المدارس جس میں مسلم العلوم
اور مینڈی کی توضیحات ہیں۔ (۲) توضیحات شرح عقائد و مناظرہ رشیدہ۔ (مقارح علوم) برائے
امتحان تحفیم المدارس۔ (۳) عطاء المصطفیٰ فی مصطلحات المصطفیٰ۔ (۴) عصر حاضر کی محفل نعت
شریعت کے آئینے میں۔ (۵) کیا ہر فرقہ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ (۶) خالق کل نے آپ کو
ماکھ کل بنا دیا۔ (۷) اونچری اور کچورے کا شرعی حکم۔ (۸) احکام طلاق، الفاظ طلاق اور اقسام
طلاق (ذریعہ طبع) (۹) گلدستہ سراج (۱۰) عطائے محمد شرح مجموعہ منطلق (ذریعہ تالیف) (۱۱) شرح مناظرہ
رشیدیہ (ذریعہ تالیف) (۱۲) نقش اصول فقہ (۱۳) نقش منطق (۱۴) نقش علم میراث (۱۵) نقش اصول
حدیث۔ مندرجہ بالا نفع بخش کتب کی علمی کاوش سے تشنگان علوم اہلیہ کی سیرانی کا فریضہ سرانجام دے
رہے ہیں اور ہنوز سلسلہ تصنیف و تالیف جاری ہے۔



علامہ مفتی غلام مصطفیٰ سندھی صاحب زید مجدد

شیخ الجامعہ و صدر مدرس دارالعلوم قادریہ نقشبندیہ شکارپور سندھ

فاضل ڈی شان حضرت علامہ غلام مصطفیٰ سندھی صاحب انجمنی تخریج آدی ہیں۔ پروقا وقتار اور شائستہ گفتگو کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ آپ علم کج پروردہ مدینہ کالونی ضلع لاڑکانہ کے رہنے والے ہیں آپ کے والد گرامی درمچھڑا اپنے علاقہ کے برہنہ عزیز آدی ہیں۔ گھر کا ماحول ابتداء سے ہی اسلامی تھا۔ اس لئے وہ تعلیم کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ آج بھی وہ دینی خدمات سر انجام دینے میں پیش قدمی کرتے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ۱۹۵۷ء میں حضرت علامہ مولانا محمد قاسم عباسی صاحب سے تعلیم کا آغاز کیا۔ تحصیل حویلی ضلع دادو میں حضرت استاذ العلماء مولانا عبدالصمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر مندرجہ ذیل کتب پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ کنز، کافیہ، شرح وقایہ اولین، جالبین تحریر سہت، سہجہ معلقہ اور حضرت علامہ مولانا میاں احمد صاحب سے بھی استفادہ کیا۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف اعلیٰ تعلیم کے لئے برصغیر کی عظیم درس گاہ دارالعلوم جامعہ مظہریہ اہلادیہ میں داخلہ لیا اس جامعہ میں جامع المصنف و المصنف اور استاذ الکل الاستاذ المصنف حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی اور پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب زید مجدد جیسے مشہور اور مقتدر اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل کتب پڑھیں۔ صغریٰ کبریٰ سے لے کر میرزا باہار جلال تک منطق پڑھا۔ شرح عقائد خیالی، مناظرہ رشیدیہ، سراجی، مختصر معانی، معلول، ہدایہ آخرین، درختار، مقامات حرمی، مہدی، صدر، حسامی، مسلم الثبوت، توضیح تلویح، شرح جامی، تکریمہ عبدالغفور۔

تلامذہ

(۱) وزیر اوقاف پیر میاں عبدالہاق سیاء نقشبند و رگاہ عالیہ تہاویں شریف (۲) مہدی الحق شاہ صاحب داچ تان (۳) سید فیض احمد شاہ لاڑکانہ (۴) سید حبیب الرحمن شکارپور (۵) قاسم الدین عمر (۶) غلام علی (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

بیت

فاضل موصوف کی ہیبت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر زین العابدین شاہ صاحب حیدر آباد سندھ سے ہے۔ درس نظامی کی فراغت کے بعد اب تک منصب مدرس پر فائز ہو کر بیٹکڑوں طلباء کو فیضیاب کر رہے ہیں۔ اللہ قدس اس مادر علمی جامعہ مظہریہ اہلادیہ کے چراغ علم کی روشنی شرق و غرب میں پھیلاتا رہے۔ فاضل موصوف جناب مولانا غلام مصطفیٰ صاحب گوشہ نشینی اختیار کر کے بہت زیادہ دینی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ آج کل دارالعلوم قادریہ نقشبندیہ درگاہ عالیہ تہاویں شریف ضلع شکارپور سندھ میں صدر مدرس ہیں اور دارالافتاء میں مفتی کے عہدہ پر فائز ہیں۔

حسین عیسیٰ الدینی

پیر
اعترافات کا علمی محاکمہ

از اعترافات

مکتبہ محمدیہ القرآن بنیادی
تہاویں شریف

مکتبہ جمال حکم



عین المدرسین ابو الفضیاء علامہ مفتی

غلام نبی جماعتی صاحب زید مجدد

تلم اعلیٰ جامعہ جدیدہ لائسنسہ رضویہ عطاء العلوم

یا اور جامعہ کے ماہر اساتذہ بہ علوم املا میہ حاصل کیے۔

سنت علامہ محمد صدیقی ساکب ہزاروی صاحب سے ہدایت الخلو کا فیہ اور قدوسی وغیرہ

حکیم غفر یہ اہلادیہ ہندیال شریف

فاضل موصوف سرعت رفتاری سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے۔ جامعہ نوبہ نظامیہ
علم کے دوران علوم اسلامیہ کی مزید تفصیل کیلئے واد علمی عالم اسلام کی شہرت یافتہ درسگاہ جامعہ
ہندیال میں داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ العلوم اور معدن الفنون محقق العرب والجمہ الامم المحققین
المدققین رئیس المذاہب محب العلماء حضرت علامہ عظیم ہندیالوی گولادی نور اللہ مرقدہ شریف
ہندوچ ڈیل کتب پڑھیں۔ شرح تہذیب سے لے کر قاضی محمد اللہ تک مشفق اور مہذب صدر
المراد عبدالغفور مقامات تحریری توضیح و تلویح، مشکوٰۃ شریف، مسلم شریف، مسلم الثبوت، بیضاوی، قطبی و
الہی، میرزا املا جلال، میرزا املا اور حامد رسالہ قطبیہ جامعہ نظریہ ہندیال کے ناظم اعلیٰ تاج القضا
العلماء محقق ابن محقق محدث ابن محدث مفتی ابن مفتی رئیس المناظرین حضرت علامہ محمد عبدالحق
صاحب ہندیالوی حفظہ اللہ حقانی سے مجدد چل کر کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ کافی شرح بابی
الشرح و تفسیر فقہ حسانی نو لانا اور شرح تہذیب ابانغوی قابل قبول مرقدہ وغیرہ۔ الغرض!
جامعہ ہندیال میں سات سال قیام پذیر ہو کر علوم وفنون کی تحصیل فرمائی۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

واد علمی اہل سنت کی دینی مذہبی درسگاہ جامعہ نظامیہ میں داخلہ لے کر شعبان اور رمضان کے دو
ہوش ہادیہ ترین اور اقلیس پڑھیں۔

رہنمائی خدمات

فاضل موصوف حضرت علامہ غلام نبی صاحب علوم عقلمیہ اور نقلیہ کی تحصیل کے بعد مدرسہ
مات کے لئے اپنے اساتذہ کی فیض رسائی کیلئے کمر بستہ ہوئے مدرسہ کی خدمات کی ابتدا، جامعہ
رضویہ سراج العلوم گولڑوالہ الحاج حضرت علامہ مولانا محمد صادق صاحب کی نگرانی میں دس
سال تک بوقت محنت سے ملوہ، قانون پڑھائے۔

جامعہ جدیدہ لائسنسہ رضویہ عطاء العلوم

فاضل کی شان محقق اہل سنت حضرت علامہ ابو الفضیاء غلام نبی جماعتی صاحب ۲۳ جول
۱۹۴۳ء میں خلیفہ گولڑوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی محمد اسماعیل ہے جو کہ
نہایت شریف الطبع نیک طینت انسان تھے اور ان کے اپنے حلقہ معززوں میں شمار ہوتا تھا۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے اپنی تعلیم کا آغاز دارالعلوم تفتیشیہ رضویہ سانگلہ میں کیا قدرت نے
بچپن میں ہی ان کے دل میں دینی تعلیم کا جذبہ وافر مقدار میں رکھ دیا تھا۔ اسی جذبہ کے پیش نظر مختلف
مدارس میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس قدر محنت اور محبت سے پڑھا کہ آج اپنے علاقہ میں ممتاز
عالم دین ہیں اور اپنے علاقہ میں مقرر نظر آتے ہیں۔ فاضل موصوف نے دارالعلوم تفتیشیہ رضویہ
سانگلہ میں ابتدائی کتب فارسیہ بڑی محنت سے پڑھیں۔ ابتدائی کتب کی تعلیم کے درمیان وہ
اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ اس قدر بڑھ گیا کہ عالم اسلام کی مرکزی دینی اور مذہبی درسگاہ جامعہ محمد
نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں داخلہ لینے کیلئے رشت سفر باندھ کر عزم کر لیا کہ وہاں کے ماہرین
اساتذہ کے سامنے ذوالوے تلمذ کرے۔

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

۱۹۶۰ء میں بین الاقوامی شہرت یافتہ دینی مذہبی اور روحانی درسگاہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ
بھکھی شریف میں داخلہ لیا اور بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیت شیخ الاسلام والمسلمین جامع باہق
والمعتول شیخ الحدیث والشیخ محقق العصر سید احمد شین سند الفقہین پیر طریقت الحافظ پیر سید جلال الدین
شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہائی و مہتمم جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف سے قانونیہ کیائی، تعمیر اور شن
مانتہ عامل پڑھیں۔ نور الایضاح اور مسند دینامہ حضرت علامہ مولانا غلام مرتضیٰ سے پڑھیں۔

جامعہ غوثیہ نظامیہ لاہور

نے اپنے جامعہ کا سنگ بنیاد رکھا اور اب اپنے جامعہ میں قائم اعلیٰ بھی ہیں اور صدر مدرس کے عہدہ پر بھی فائز ہیں۔ **ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء**

مدرسۃ البينات گلستان فاطمہ

جامعہ مجددیہ کی تعلیمی شہرت اور علاقہ میں پذیرائی کے بعد اور لوگوں کے اصرار پر مدرسۃ البينات گلستان فاطمہ کا افتتاح کیا اور محمد انور عثمانی جامعہ گلستان کے افتتاح پر عالم اسلام کی عظیم شخصیت محقق الاسلام جامعہ معقول والموہول سید المحققین سند المذہبین عمدۃ المجددین جبر طریقت سیدی سندی جبر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تشریف لاکر افتتاح فرمایا۔

بیعت

فخر اہل سنت حضرت ابو الفیاء علامہ غلام نبی صاحب نے عالم اسلام کی شہرت یافتہ شخصیت جبر طریقت رہبر شریعت حضرت سید علی اکبر شاہ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔ قدرت نے علوم شریعہ کی تحصیل کے لئے وقت کے بین الاقوامی شہرت یافتہ اساتذہ کی رہنمائی میسر فرمائی اور طریقت کی رہنمائی کیلئے شمس المشرق شمس طریقت حضرت سیدنا علی اکبر شاہ صاحب نبیرا عظیم جبر سید جماعت علی شاہ لاثانی صاحب علی پور سیدنا شریف کا انتخاب فرمایا۔ فالحمد، علی ذلک حمداً کثیراً

تصانیف

فاضل مصروف کی مشہور تصنیف "سیف الرضوی" ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تصنیف کو امت مسلمہ کیلئے لقمہ بخشے۔ آمین۔ بجاہ النبی الامین۔

فخر المشرق علامہ جبر

غلام نصیر الدین کاظمی صاحب زید مجدد

زہنت آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف

جبر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ جبر غلام نصیر الدین شاہ کاظمی باشہ بازاریب واقعی حسن اہل سنت ہیں۔ رفتار و گفتار میں اپنے آباؤ اجداد کی تصویر ہیں۔ حسن شریعت کے ساتھ حسن صورت میں اپنا چہرہ نہیں رکھتے۔ حضرت قبلہ جبر صاحب مدظلہ العالی نے اپنی زندگی شریعت اور طریقت کے لئے وقف کر دی ہے۔ آپ کی ذات والا صفات مرجع العلوم والعلوم ہے۔ علوم ظاہریہ اور باطنیہ کے حصول کے لئے لوگوں کا انتہا ہجوم رہتا ہے کبھی تو لوگ ان کی زیارت کرنے سے عاجز آکر واپس چلے جاتے ہیں۔ حضرت قبلہ علامہ غلام نصیر الدین صاحب کے والد گرامی حضرت جبر طریقت رہبر شریعت غلام کمال الدین صاحب یقیناً وہ کمال دین ہیں آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے ممتاز راہبنا اور دین میں تین کے بیچ اور مرکز ہیں۔

حضرت جبر سید غلام نصیر الدین شاہ کاظمی مشہور قریہ مرکز علم و عرفان و محزون شریعت و طریقت خواجہ آباد شریف تحصیل ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان چونکہ شروع سے شریعت اور طریقت کا مرکز رہا ہے اس لئے آپ کے والد گرامی کو شروع سے ہی جذبہ دین کا تھا اسی جذبہ کے پیش نظر اپنے بیٹے کو دین میں تین کے لئے وقف کر دیا۔

خطابت

آپ اپنے آستانہ عالیہ پر ہی مرکزی جامع مسجد خواجہ آباد شریف میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مرکزی جامع مسجد خواجہ آباد شریف میں لوگوں کا جمعہ کے دن اس قدر ہجوم آتا جاتا ہے کہ مسجد میں جگہ ہی نہیں ملتی۔ قدرت نے ان کی تقریر ریلیزہ میں اس قدر سحر کا خزانہ مضمّن کر دیا کہ ایک دن تقریر سننے والا انہی کا ہو کر رہ جاتا ہے بس اور بس۔

حصہ تعلیم

حضرت قبلہ جبر صاحب مدظلہ العالی نے کولہ کی تعلیم متحرک تک اپنے آستانہ عالیہ کے قریب

آپ نے درسِ حق کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے عالم اسلام کی مرکزی درس گاہ مخزنِ علم، عرفان جامعہ مظہرِ سیماہادیہ میں داخلہ لیا۔ ان کے بھت کا ستارہ عروج پر تھا اور حضرت قبلہ میر صاحب کی خوش قسمتی تھی کہ انہوں نے وقتِ امام امام المذاہبِ استاذ العرب والعم حضرت قبلہ سیدنا عطاء محمد بنیادی گولڑی بنسبت کے سامنے ڈانٹے تلخ تہہ کئے اور امام المدرستین فخر الحقین حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب زکیہ آستانہ عالیہ فقیرانہ حضرت بنیاد شریف کے سامنے ڈانٹے تلخ تہہ کر کے درسِ نقای کی مشہور کتب شرح تہذیب اور جامی وغیرہ پڑھیں۔

دورۂ حدیث شریف

حضرت قبلہ میر صاحب مدظلہ العالی نے دورۂ حدیث شریف پاکستان کی مرکزی درس گاہ جامعہ قادریہ ضویہ فضل آباد میں کیا۔

سلسلہ بیعت

عالم اسلام کے مرکز انوار و تجلیات آستانہ عالیہ سیال شریف میں بیعت ہوئے۔

تصانیف

(۱) ترجمہ عالیہ پشتیہ (۲) ترجمہ درود و دستگاہ وغیرہ۔

اساتذہ

(۱) محقق العرب والعم علامہ عطاء محمد چشتی گولڑی صاحب (۲) استاذ العرب والعم حضرت علامہ محمد عبدالحق بنیادی صاحب (۳) بحر العلوم حضرت علامہ غلام محمد نوٹوسی صاحب۔ (۴) شمس المدرستین حضرت علامہ مولانا عطاء محمد مبین صاحب۔ (۵) حضرت علامہ محمد اقبال مصطفوی صاحب وغیرہ

تلامذہ

(۱) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب کمرشتی۔ (۲) حضرت مولانا محمد احمد نواز خطیب جانت مسجد گلزار مدینہ منوانی۔ (۳) حضرت علامہ مولانا سید سجاد حسین صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور۔

تحریکی وابستگی

مجلس الدعوة الاسلامیہ سیال شریف ہانوالی کے صدر ہیں اور دیگر تحریکی کاموں میں بڑی محنت سے کام لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ منت ہی صاحب سے عطا فرمائے۔ آمین بحمدہ



باب الفاء

فرید الدہر جگر گوشہ فقیرانہ

علامہ فضل حق بنیادی

آستانہ عالیہ بنیاد شریف

حضرت علامہ مولانا محمد فضل حق بنیادی محدث محتاج تعارف نہیں آپ ہمیشہ خاموشی کو محبوب جانتے تھے ان کی رفتار اور گفتار اسلاف کی ترجمان تھی۔ قدرت نے انہیں محاسنِ ظاہریہ اور باطنیہ سے نوازا ہوا تھا۔

حضرت علامہ مولانا فضل حق بنیادی محدث کے بارے میں استاذ العرب والعم حضرت علامہ عطاء محمد بنیادی گولڑی محدث فرمایا کرتے تھے کہ آپ میرے استاذ گرامی حضرت فقیرانہ ناصر قلعہ دوراں مولانا یار محمد بنیادی محدث کی حلقی پھر قی تصویر ہیں یعنی علم و عمل چہرے بربشہ زہد و تقویٰ نشست و برجاست اور معمولات میں اپنے والد گرامی کا عکس جمیل ہیں۔

تاریخ پیدائش اور مولد

حضرت علامہ مولانا محمد فضل حق بنیادی ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے اور آپ کا مولد بنیاد ہے اور والد گرامی قبلہ فقیرانہ ناصر علامہ یار محمد بنیادی محدث ہیں جنہیں دنیا استاذ العلماء کے نام سے جانتی اور مانتی ہے۔

حفظ القرآن

علامہ موصوف نے قرآن پاک کے تیرہ بارے مخزنِ العلوم والفتون جناب حضرت علامہ یار محمد بنیادی محدث سے حفظ کئے اور حضرت قبلہ فقیرانہ ناصر کے وصال کے بعد مختلف اساتذہ سے حفظ مکمل کیا۔

اللہ تعالیٰ

حضرت علامہ محمد عبدالحق بندہ یالوی سے پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل جلیل ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے اعلیٰ تعلیم مفتاح العصر میں المناط حضرت علامہ عطاء محمد بندہ یالوی مولوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} سے حاصل کی۔ ایک سال تک سکھڑ شریف میں پڑھتے رہے وہاں حضرت فقیر العصر ^{رحمۃ اللہ علیہ} کے شاگرد حضرت علامہ مولانا محمد سعید آف غس ملتان قیام پذیر تھے ایک سال تک ان سے آکساب فیض کیا۔

اساتذہ کرام

(۱) حضرت علامہ علی محمد پھر اڑوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} (۲) حضرت علامہ عبدالحق یز حقیق بانڈوی وال (۳) امام المناط علامہ محمد دین بدوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} بدھو واسلے (۴) استاد العرب والہم علامہ عطاء محمد بندہ یالوی ^{رحمۃ اللہ علیہ} (۵) امام الحقوال والحقول علامہ عبدالحق بندہ یالوی صاحب

ہم سبق حضرات

(۱) حضرت علامہ غلام نبی نقشبندی صاحب مکتبہ بانی مدرسہ نقشبندیہ عطاء العلوم (۲) حضرت علامہ محمد یعقوب صاحب شجر الحدیث ضیاء العلوم راولپنڈی (۳) مولانا علامہ محمد رفیع چشتی صاحب ^{رحمۃ اللہ علیہ} راولپنڈی (۴) حضرت علامہ مولانا عبدالرشید قریشی صاحب ضیاء العلوم راولپنڈی (۵) حضرت مولانا محمد زمان صاحب (۶) حضرت علامہ مولانا محمد بشیر صاحب نقشبندی ^{رحمۃ اللہ علیہ} لاہور (۷) حضرت علامہ محمد شریف البیہمی پوری سابق مدرس جامعہ سلاطین رضویہ مرید کے (۸) حضرت علامہ مولانا علی احمد سندھیوی صاحب لاہور (۹) مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ڈیرہ غازی خان (۱۰) حضرت مولانا عطاء محمد مبین صاحب۔

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ فرزند اور ایک صاحبزادی عطا فرمائی۔ صاحبزادگان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) علامہ صاحبزادہ حافظہ محمد مسعود بندہ یالوی (۲) علامہ صاحبزادہ محمد محبوب احمد بندہ یالوی (ایم اے اسلامیات) (۳) صاحبزادہ محمد افضال احمد بندہ یالوی (ایم اے انگلش) (۴) صاحبزادہ محمد اکرام الحق بندہ یالوی (Bcs) (۵) صاحبزادہ حافظہ محمدہ الحق بندہ یالوی (۶) صاحبزادہ محمد مبین

اللہ ربہ داری

عاجزی و انکساری

آپ کی ساری زندگی عاجزی اور انکساری میں گزری، کبھی غرور اور تکبر کا گمان تک نہ ہوا۔ جوہ پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لاتے تو چپکے سے آخری منٹوں میں بیٹھ جاتے تاکہ کسی کو میرے لئے اٹھنے کی تکلیف نہ ہو اور بندیاں کے بہت سے لوگ ہیں جو آپ کے مرید ہونے کے لئے ترستے ہیں لیکن آپ فرماتے ہیں میں اپنا بوجھ ہی نہیں اٹھا سکتا دوسروں کا بوجھ کیسے اٹھاؤں گا اگر مرید ہونا ہے تو قبلہ بھائی صاحب کے دو جاویں۔

طلباء سے محبت

دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادی کے طلباء کا خاص خیال رکھتے تھے اگر کوئی طالب علم ضرورت کی چیز لینے آپ کے در اقدس پر آتا تو اکثر آپ اپنے مبارک ہاتھوں سے خدمت کے لئے ہر تھریف لاتے۔ کوئی طالب علم گھر جا رہا ہو تو آپ اپنی جیب سے کرایہ عثایت فرماتے۔ طلباء کو بھی آپ سے خاصی لگن ہوتی۔ ہمیشہ خوش دلی اور عاجزی سے ملتے۔ کبھی کسی طالب علم کو نہیں ڈانڈا شروع میں جب مدرسہ کا نظام آپ کے سپرد تھا تو احسن طریقہ سے بھایا۔ بے فضاہ و بندیاں اس بات کے حریف ہیں کہ آپ نہایت ہی سادہ دل خدا ترس اور خدا کے عاجز بندے تھے اور قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے والے تھے۔

قابل رشک سادگی

حضرت صاحبزادہ صاحب ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے تمام زندگی نہایت عاجزی و انکساری سے گزاری نہایت سادہ لباس پہنتے تھے۔ ہمیشہ سفید لباس زیب تن فرماتے تھے سر پر سادہ سیخید پگڑی باندھتے تھے۔ آپ کا کھانا بہت سادہ ہوتا تھا۔ سبزی زیادہ پسند فرماتے تھے۔ مرغن غذاؤں سے پرہیز فرماتے تھے اور کبھی میر ہو کر نہیں کھایا ہمیشہ کم کھایا گفتگو بھی سادہ فرماتے تھے بلند آواز سے نہیں بولتے تھے۔ بہت آہستہ آواز میں بولنے کے عادی تھے۔ آپ بہت کم بولتے خاموش رہنا پسند فرماتے تھے۔ منقول ہے کہ صاحب اسرار انسان گھر سے پانی سے بھی زیادہ خاموش ہوتا ہے اور یہ بات آپ پر بلیغ صادق آتی تھی آپ کی ذات مرجع خلافت حق طبیعت میں اتنا خلوص کراہی سے ابھیں شخص بھی ان سے مل کر سرور و نظر آتا تھا اور ان کی محبت بھری مسکراہٹ ہمیشہ یاد رکھتا۔

مبادت و ریاضت

آپ نے معمولات میں تھا کہ صبح اذان سے چل اٹھتے اور نماز تہجد ادا کرتے جب تک آپ

ہر روز صبح بعد از نماز فجر پانچ پارے تلاوت فرماتے۔ نماز شراق کی بھی پابندی فرماتے۔ تلکیر کی نماز کے بعد پھر قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے اور پانچ پارے تلاوت فرماتے۔ جب کوئی شخص درو یا دلیلیہ پوچھتا تو اسے آپ درود شریف اور کلمہ شریف کا درود بتاتے۔ ایک دفعہ پوچھا گیا کہ عبادت و ریاضت میں کیسوی کیسے حاصل کی جائے تو فرمایا کلمہ کھاؤ اور کم سوؤ اور یہ خوبی آپ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

بیعت و ارادت

محقق ابن حقیق حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق صاحب رحمۃ اللہ نے علم شریعت کی تکمیل تو اپنے جامعہ میں فرمائی تھیں کے بعد طریقت کے درہما مکے لئے جدوجہد شروع کر دی۔ آپ نے اپنے کچھ احباب سے قلندر وقت حضرت بابا عبدالغفور رحمۃ اللہ استاذہ عالیہ دریائے رحمت شریف انگل کے بارے میں سنا لہذا ان کی زیارت کے لئے آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دوسرے حضرت صاحب دریا شریف کے پاس حاضر ہوئے۔ جب حضرت بابا عبدالغفور رحمۃ اللہ کو معلوم ہوا کہ آپ فقیہ العصر حضرت علامہ یار محمد بندہ یالوی کے صاحبزادے ہیں تو آپ نے فرمایا حال بھی آپ کے گھر کا ہے اور قال بھی آپ کے گھر کا ہے میں آپ کو مرید نہیں کرتا آپ واپس تشریف لے آئے پھر آپ اپنے برادر اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق بندہ یالوی وامت برکاتم کا رفقہ حضرت پیر صاحب کے پاس لے گئے۔ حضرت بابا عبدالغفور دریا رحمت شریف نے یہ فرماتے ہوئے بیعت فرمایا کہ چلو میری اس خانوادہ سے نسبت ہو جائے گی۔ آپ اپنے چروہ و شہد سے بہت محبت فرماتے تھے اور آپ کے پیر طریقت قبلہ بھی آپ سے بہت محبت فرماتے تھے جب کوئی اس علاقے کا دربار شریف پر حاضر ہوتا تو آپ سب سے پہلے حضرت علامہ محمد فضل حق بندہ یالوی رحمۃ اللہ کو پوچھتے واپسی پر ان حضرات کو دعا کہیں اور سلام آپ کے نام بھیجتے۔

الحق حضرت پیر صاحب آف دریا شریف نہات مسکراہنہ اے تھے۔ عاجزی اور انکساری آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور حضرت علامہ محمد فضل حق بندہ یالوی اپنے پیر کی ہو بہو تصویر تھے۔

انتقال پر ملال

گشتان فقیہ العصر کا یہ بہکا ہوا پھول ۲۶ جون ۲۰۰۶ بروز جمعہ اس فانی دنیا سے رخصت ہوا۔ نماز جنازہ جائیں فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق ملطہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔

خاک فقیہ العصر رحمۃ اللہ کے پہلو میں دائیں طرف رکھا گیا۔ طول وعرض سے ہر روز عقیدت مند اس مرد قلندر کے دربار پر حاضری کے لئے آتے ہیں۔

حیران کن امر یہ ہے کہ جس روز آپ کا وصال ہوا آپ تمام دن خوش و خرم رہے کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔ اپنے صاحبزادگان کے ہاتھ بھی کرتے رہے آپ کا خادم اللہ وہ جس نے آپ کی خدمت کی موجود تھا آپ اس کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔

نماز مغرب کے بعد آپ کو حسب معمول ادویات اور بخنی دی جاتی تھی۔ جب عشاء کی اذان کی آواز آپ کے کانوں پر پڑی تو آپ نے آنکھیں کھلیں اور آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ کے پاس اس وقت آپ کے دونوں چھوٹے صاحبزادے حافظ اسد الحق اور معین الدین موجود تھے وہ کہتے ہیں گیارہ بجے کے قریب والد گرامی کے چہرے پر نورانیت کے اثرات معلوم ہونے لگے۔ ڈاکٹر انوار الحق صاحب اور ڈاکٹر افتخار الحسن صاحب کو بلایا جنہوں نے تعقیض کے بعد کہا کہ حضرت کا وصال ہو گیا۔ اسی وقت ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں کسی نے دوا پلا نہیں کیا کہ تمام رات قرآن پاک کی تلاوت کی گئی۔ آپ کے صاحبزادے اور تمام بچے تمام رات تلاوت میں مصروف رہے۔ دوا پلا نہ کرنا آپ کی عظمت کی دلیل اور آپ کی کرامت ہے کیونکہ آپ نے نصیحت فرمائی تھی جب میں دارفنا سے کوچ کر جاؤں تو آہ و بکا نہ کرنا۔ الحق صرح اعلان ہو گیا حضرت قبلہ صاحبزادہ رحمۃ اللہ کا انتقال ہو گیا تو لوگوں کی جماعتوں کی جماعتیں آنا شروع ہو گئیں۔ بچے اعلان ہوا کہ فقیہ العصر کے لیٹ جگر کا جنازہ ہو گا جن کا مہینہ ہوادرم بجے جنازے کا اعلان کیا جاوے تو سوال ضرور ذہن میں ابھرتا ہے کہ یہ وقت تو گرمی کے شباب کا وقت ہوتا ہے لیکن چشم فلک گواہ ہے کہ تمام مہینے میں گرمی کی شدت رہی اور اس دن گرمی کا نام و نشان بھی نہ تھا صبح سے تازہ اور معتدل معطر ہوائیں لوگوں کا استقبال کرتی رہیں۔ آنے والوں کو گرمی کا احساس تک نہ ہوا۔ جب جنازہ سوئے مزار پر اقوام چلا تو عجیب کیفیت تھی۔ لوگ دوڑے دوڑے آخری دیدار کے منتظر تھے۔ کچھ خوش نصیب جو زیارت سے مستفید ہوئے اور کچھ وہ تھے جو حسرت زدہ تھے۔ نماز جنازہ میں علماء و مشائخ کا جم غفیر تھا آپ کی لحد پر اللہ قدس کر دوا رہیں نازل فرمائے۔

تصانیف

آپ کی متعدد تصانیف قیامت تک یادگار رہیں گی شرق و غرب میں آپ کی تصانیف سے لوگ فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ ذیل میں بطور نمونہ ذکر کی جاتی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ۱۰۰۱ مولیٰ (۲) ۱۰۰۲ مولیٰ (۳) ۱۰۰۳ مولیٰ (۴) ۱۰۰۴ مولیٰ (۵)

علامہ فضل حق بندایوی رحمۃ اللہ علیہ تاج الفقہاء کی نظر میں

استاذ العلماء بدر العلماء تاج الفقہاء حضرت علامہ محمد عبدالحق بندایوی اپنے برادر امیر کو ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

بیکر سلیم در ضار و نیک خدائے حضرت مولانا محمد فضل حق رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۰۶ میں بروز جمعہ (عمر تقریباً ۷۰ سال) کو اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مجھ سے بہت چھوٹے، لاڈلے اور مجھے جان سے پیارے تھے اور ہم نے (۷۰) سال کا طویل عرصہ اکٹھا گزارا ایک حسین و جمیل روز گزر اس طویل عرصہ میں میرے عزیز ترین بھائی نے ایک مرتبہ بھی میری گستاخی کا لفظی اور معنوی پہلو اختیار نہیں کیا بلکہ مجھے بڑا بھائی نہیں باپ اور پیر و مرشد کا مقام دیا۔ زندگی کے کسی لمحے انہوں نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا ہرگز وہ وقت میں اپنا حق من و عن میں میرے لئے حاضر کئے رکھا۔

میں نے حتی المقدور ان سے محبت، پیار بلکہ پر خلوص لگن کا ثبوت دیا۔ ان کی ہر طرح سے تربیت کی پوری محنت سے ان کو پڑھایا۔ اپنی تمام زراعت، جائیداد اور گھر کا ان کو مختار بنائے رکھا۔ خود در سر مسجد اور خانقاہ میں آئے والوں میں مشغول رہتا اور تمام کام اور مدرسہ کی نظامت بھی ابتدا انہوں نے ہی سنبھالی اور بطریقہ احسن نبھاتے رہے۔ جس طرح وہ میرے ہر فیصلہ کو حقیقی سمجھتے ہیں میں بھی ان کی رائے کو بہت زیادہ اہمیت دیتا۔ وہ زندگی میں اکثر بیمار رہے۔ عموماً عید بخار کی سال متواتر تک دو ماہ ان کو چھوڑنا تھا۔ میں ان کو چوٹی کے ڈاکٹر صاحبان اور حکماء سے چیک کروانا اپنی مہربانی سے بڑھ کر ان کی صحت کا خیال رکھتا بلکہ میں ان کی بیماریاں سے میں خود پیار ہوتا۔

ایک دفعہ حضرت استاذ الکل علامہ عطاء محمد بندایوی رحمۃ اللہ علیہ مالوئی پریس کے لئے تخریف لے گئے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا تم میرے مبرکہ اللہ کی طرف سے آنے والی تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرو دیکھو میرے بھائی مولوی علی محمد پھر ڈاؤنی فوٹ ہو گئے میں نے اس کے صدمہ پر مبر کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مولوی فضل حق صاحب ٹھیک ہو جائیں گے تم ان کی پریشانی کی وجہ سے پیار اور اتنے کمزور ہوئے جا رہے ہو۔ میں نے عرض کیا حضرت! میرے بس میں نہیں ہے مجھے اپنے بھائی سے اتنا پیار ہے کہ ان کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔

اسی طرح حکیم عبدالرحیم خان نے بھی متعدد دفعہ ہیکل مجھے کہی کہ آپ اپنے بھائی مولوی فضل حق کی بیماری کی وجہ سے اتنے پریشان نہ ہوا کریں کہ خود بیمار ہو جائیں۔

انھیں حفظ انہوں نے حضرت والدہ گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۳۱۲ھ کے لئے تھے۔ بعد میں مختلف اساتذہ سے حفظ کی تکمیل کی اور متعدد اساتذہ کا بندہ دست میں لے لیا تاکہ وہ لکھ لکھ کر جمع ہو جائے۔

خوش الحالی سے کرواتے کبھی میں بیمار ہوتا یا گھر پر نہ ہوتا تو جدت المبارک کا مسنون خطبہ اور جماعت کی ضروری نبھاتے لوگ ان کی قرأت سے زبردست متاثر ہوتے۔ حضرت علامہ محمد سعید آف غمن لکھنؤ (جو کہ فقید العصر بندایوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے) مکمل شریف قیام پذیر تھے۔ میرے برادر ان کے پاس مولوی عبداللطیف بندایوی صاحب سمیت مکمل شریف کچھ عرصہ رہ کر پڑھتے رہے۔ وہ ایک قابل مدرس تھے مجھ کو بھی ان سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ حضرت علامہ علی محمد چڑھار ڈوئی رحمۃ اللہ علیہ (برادر امیر استاذ الکل علامہ عطاء محمد بندایوی رحمۃ اللہ علیہ) جنہوں نے بریلی شریف میں حدیث پاک حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سر دار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی تھی۔ ان سے بندیاں میں درس نظامی کے کچھ اسباق پڑھے۔ مولانا عبدالعزیز حفیظ بانڈی والوں سے بھی اکسبا فیض کیا۔

امام السنابلہ علامہ محمد دین بدھو والے جن کا جہانہ شرق و غرب میں مشہور تھا اور بغیر مطالعہ کئے پڑھاتے تھے بندیاں میں میں نے ان کو اپنے لئے لایا تو میاوی فضل حق رحمۃ اللہ علیہ ان سے پڑھتے رہے۔

صاحبزادہ سید غلام حبیب شاہ میاوی نے اور چھ دو والے ان دونوں علامہ بدھوی کے پاس پڑھتے تھے میں نے ان سے محدثہ زہد رسالہ قطبہ اور امور عامہ جیسے اسباق پڑھے۔ بھائی جان مرحوم نے استاذ الکل بھراعلی علامہ عطاء محمد بندایوی رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر اسباق کے علاوہ مشکوٰۃ شریف کا مکمل درس سنا اور اس دوران "کتاب الشفا" کے نام سے رسالہ شائع کیا جو اب ہی ترتیب سے شائع ہو رہا ہے۔ مختلف امور پر چند رسائل بھی اسی دوران حضرت استاذ الکل کی چند تقاریر جمع کر کے شائع کرائے جواب نبی آب و تاب سے چھپ رہے ہیں۔ باوجود بیماریوں میں گھر سے رہنے کے اکثر قلمباز چکا نہ مسجد میں یا جماعت اور افراتے اور تہجد کی بندگی بھی فرماتے۔ دلائل الخیرات شریف زندگی بھر معمول رہا اور شرابی تک دیگر بہت سارے اور اذکار خائف کی باقاعدگی ان کی عادت میں شامل تھی۔ بیماری اور نقابت کے باوجود ان کی شدید خواہش تھی کہ حج کی سعادت عظمیٰ اور زیارت حرمین شریفین سے شرف ہو سکوں تو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۶ء میں ان کو یہ توفیق بخشی کہ وہ حضرت صاحبزادہ میاں علی اکبر رحمۃ اللہ علیہ ان کے اہل خانہ میں مدحیات قادری رحمۃ اللہ علیہ (نیکانہ صاحب) اور سیاح مدینہ حضرت بابا سید طاہر حسین شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سمیت حج کی سعادت حاصل کی۔

طالب علمی کے زمانہ میں مدرسہ کے طلباء، بقیہ روزہ اتقاریہ کا پروگرام کرتے تو عزیز محمد فضل حق خاں بامروت انداز میں تقویٰ فرماتے مگر جمع ماں میں تقریر کرنے کی طبیعت میں حد درجہ انکساری تھی ان سے جب تقریر شوق ان کے دل میں پھانسی نہ اڑا کر شاہ پر باقاری تان جا۔

میرے والد گرامی **میرزا محمد علی** کے وصال کے وقت یہ چونکہ حفظ کر رہے تھے ابھی چھوٹے تھے ان سے اجازت وغیرہ نہ لے سکے بعد ازاں تمام تعویذات دم اور اورواد و وظائف کی اجازت مجھ سے حاصل کی۔ ان کے زہد و اتقا کی وجہ سے ان کے دم اور تعویذ میں زبردست تاثیر تھی۔

مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ان کے تعویذ اور دم سے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچا بلکہ متعدد دفعہ حیران کن فوائد سامنے آئے۔ ایک دفعہ جو مجھے یاد ہے کہ کچھ اس طرح ہے کہ موضع شاداب سے شمالی جانب موضع تلاخل سیاہوالی کے متعلقین میں احمد یار ولد محمد اعظم قوم بمبئی اور مظفر ولد محمد اعظم بمبئی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے نیوب ویل کا پانی کڑوا ہو گیا ہے آپ دونوں ہمارے ڈیرہ پر تشریف لائیں اور پانی پر دم کریں اور اس نیوب ویل کا پانی چٹھا ہو جائے۔ نیا ہم نہیں گواہ سکتے۔ چنانچہ دم مقرر کیا ہماری تیماردی اسی دن ان کا چٹک میرے پاس ایک شرعی فیصلہ آ گیا میں نے اپنے بھائی عزیز محمد فضل حق **میرزا محمد** کو پانی دے کر دی اور اپنی معذرت کی آپ میری طرف سے بھی چلے جائیں۔ چنانچہ فضل حق **میرزا محمد** تشریف لے گئے پانی دم کیا میری دم شدہ یعنی ڈلوئی اور کہا آج نہ چلا تامل صبح چلا نا ان شاء اللہ پانی چٹھا ہوگا۔ دوسرے دن نیوب ویل چلایا گیا تو پانی حیران کن حد تک چٹھا ہو گیا۔ یہ دس بارہ سال پہلے کی بات ہے ان کی زندگی کو امت ہے۔ اللہ رب العزت کا ہم دونوں بھائیوں پر خصوصی فضل و کرم رہا کہ باوجود اشتراک کے کبھی کسی بات پر اختلاف نہ ہوا میں نے ہر دفعہ ان کی رعایت کی کہ چلو یہ چھوٹے ہیں ان کی طرف کچھ حصہ زیادہ چلا جائے۔ انہی وجوہات کی بنا پر تمام عمر احسن طریقہ سے معاملات چلتے رہے۔ اللہ کرے یہ محبت ہماری اولاد میں قائم و دائم رہے اور اسی طرح اتحاد و اتفاق کی فضا قائم رہے۔ آئیں۔ آخر میں دعا ہے کہ ان کی اولاد کو اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہی علم مرکز قائم و دائم رہے آمین ثم آمین۔

راقم الحروف کی عقیدت کا عملی دستور

راقم الحروف کو اپنے محبوب استاد جناب سیدی علامہ محمد فضل حق سے قلبی تعلق تھا جن کا بیان الفاظ کے زوایے میں لانا ناممکن ہے۔ عالم اسلام میں علم و عمل میں منفرد حیثیت کے مالک تھے۔

فرط عقیدت کا تعارفی پہلو

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ راقم الحروف طالب علمی کے زمانہ میں جامعہ ہندیاں شریف میں بندہ کرنے جا رہا تھا اور استاد العلماء حضرت صاحبزادہ علامہ محمد فضل حق ہندیاں صاحب و مشرف راہ کر سکھائی طرف تحریف لایا نہ تھے۔ استاذ میں بندہ انہی کی الفاظ حضرت قلم صاحبزادہ محمد فضل حق

صاحب سے ہوئی آپ نے مجھے فرمایا اور انصہر جائیں میں ٹھہر گیا۔ آپ نے کچھ رقم نکال کر مجھے لکھوا دیا فرمایا قبول کریں میں نے قبول کر لی پھر میں نے اپنی مرضی سے وہی رقم حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالی کو واپس کر دی پھر فرمایا یہ رقم (۵ روپے یا ۱۰ روپے تھے) لے لیں اور خرچ کر لینا میں نے عرض کیا حضور رہتے دیں آپ نے فرمایا نہیں آپ نے لیں میں نے لے لیے اور اپنے کسی کام میں خرچ کر لیے آپ کی اس صلہ صحتی اور رحم دلی کو کچھ کہیں آپ کا پہلے سے بھی زیادہ معتقد ہو گیا کیونکہ اس وقت پانچ یا دس روپے ہزاروں کے برابر تھے اور دل میں یہ خیال آیا کہ ایسے رحیم و کریم اور بجا و راستی کا ملنا بہت ہی مشکل ہے۔ فالحمد لعلی ذلک حمداً کثیراً۔

الغرض! خانوہ فقیر! انصہر! استاذ! اساتذہ حضرت علامہ یار محمد ہندیاں ولی نور اللہ مرقدہ کے چشم و چراغ بدر العلماء حضرت علامہ فضل حق ہندیاں ولی **عظیم** کے اقدام ہیست سے ہندیاں شریف کی ارض مقدسہ کے سنگ مرمر سے تبرک اور شرف تھے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق ہندیاں ولی اسلاف کے شاہراہوں کو مصباح قلم و کلام سے ضیاء و جلا بخش رہے تھے۔ آپ کا تلمیذی الفاظ اور افکار و بین متین کی ترویج و اشاعت تھا۔ حکیم مطلق کی حکمت ہدایت کا معنیسی بھی تھا اس بندہ خاص سے علمی اور روحانی سلسلہ فیض کو جاری رکھا جائے۔ مدت مدید سے ان کا چشمہ علم و حکمت و خوام و خواص کے اذہان کو سیراب کر رہا تھا۔ علم و عرفان کا یہ آفتاب و مہتاب اور آسمان آسمان اھقان کلکان عرفان اور امیران کا شمس بازغہ ارض ہندیاں کے طول و عرض کو اپنی ضیاء شائیں سے منور کر رہا تھا۔ انہی حال ہی میں سعادت ایزدی سے یہ گلستان فقیر! انصہر! کامکھا ہوا گلدستہ اپنی علمی نگہری اور روحانی خدمات سے اہل سنت کے ظاہر و باطن کو منظر کرتا ہوا اس دار فناء سے روانہ ہو گیا یہ حقیقت مسلمہ ہے اور امر متفق ہے کہ ایسی شخصیات کے جانے سے نقصان کا تذکرہ برسوں تک نہیں ہو سکتا۔

سیرت اور صورت میں اتحاد

سیرت کا تعلق افعال ظاہریہ اور باطنیہ سے ہوا کرتا ہے علامہ فضل حق ہندیاں ولی **عظیم** افعال ظاہریہ کی طہارت اور نفاست اور افعال باطنیہ کے حاسن اور خوبیوں سے آراستہ تھے۔ صورت کا تعلق ظاہری افعال سے ہوا کرتا ہے۔ آپ رفتار اور گفتار میں حضرت فقیر! انصہر کی یادگار تھے۔ ہر وقت سفید لباس میں ملبوس احیاء سنت نبویہ کے لئے سفید علامہ شریف ذہب حق بن رکھتے۔ انحصار صورت اور سیرت میں اتحاد تھا۔ نقیض و بناوٹ اور زور و نمائش سے کوسوں دور تھے۔

عبادت و ریاضت

نور عبادت کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت میں ان کی فاضل و مصلحتی تمام اہل عبادت

حقی عبادت و ریاضت اور دین متین کی ترویج و اشاعت سے۔ عبادت و ریاضت میں اس قدر انہماک اور اشتراق تھا کہ نہ جسم پر کوئی نقصان اور نہ ہی ذہن میں کوئی اضطراب۔

حصول علم کا تعارفی پہلو

حضرت علامہ محمد فضل حق بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ نے علم دین کی ابتدا گھر سے ہی کی جبکہ آپ کا گھر ہی علم کا مرکز تھا قدرت نے ان کے لئے ایسے جامعہ کا انتخاب فرمایا کہ عالم اسلام کے جامعات اس پر رشک اور خیر کرتے ہیں۔ آپ اپنے جامعہ مظہریہ اہادیہ میں درس نظامی کی ابتدا کی جبکہ جامعہ کی دینی خدمات عالم اسلام کے لئے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ اس ماور علمی نے غیر محصور افراد و مسافر کو بحر مہادی سے فیض یاب کر کے نتائج کے ساحل علم پر فائز کیا۔ علامہ موصوف کی تعلیم کے لئے اللہ قدس نے بند یال شریف میں عطاء المسعد والدین امام المصقول والمصقول حضرت قبلہ سیدنا علامہ عطاء محمد بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ اور آقاب القیام بدر العلماء حضرت سیدنا قبلہ علامہ محمد عبدالحق بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ چشتی گولڑی رحمۃ اللہ علیہ جیسے معروف اور قابل اساتذہ کا انتظام فرمایا آج انہی اساتذہ کی نظر کرم اور شفقت سے علامہ موصوف کی علمی شہرہ حاصل ہے۔ فالجہد علی ذلک حمداً کثیراً۔

طلبا سے حسن سلوک کا عملی دستور

فاضل موصوف رحمۃ اللہ علیہ طلباء سے انتہائی شفقت اور نظر فرماتے کہ ان پر جان نثار کرنے کو تیار ہو جاتے۔ فطری اور جنسی طور پر سنگسار مزاج اور رقیق القلب تھے۔ طلباء پر مال نثار کرنے میں دریغ نہیں کرتے تھے۔ مظہر امیر دل علو اور غنا سے آرامت تھا۔ خانوادہ فقیہ احقر رحمۃ اللہ علیہ کہہ دیتے کہ احسان، ایثار اور غنا کا جوہر اور مقدار میں عطا کر دیا تھا۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء۔

قلم و قراطاس سے دیرینہ وابستگی

علامہ موصوف میدان تصنیف و تحقیق کے شاہکار تھے قلم میں اس قدر جوش و خروش تھا کہ اس قدر قلمبازی کہ آپ کی کلام امام الکلام ہوا کرتی ہے۔ اسلوب تحریر اس قدر عمدہ کہ مضامین طویلہ کو سطور معدودہ میں جمع کرنا آپ کی شایستگی اور پہچان ہے۔ الفاظ کے سمندر میں غوص ہو کر معانی کے جواہر اور فرامہ حاصل کرنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔

الحق متعدد تصانیف مندرج بالا آپ کی یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس کارنامہ کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آئیں، انھیں فقیر حقیر کے تحت جگر حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد فضل حق بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی خدمت خلق میں صرف کر دی۔ آپ کی کرامات اور دینی خدمات کی قبرست بہرہ و ما

محبت العلماء والفقہاء

حضرت علامہ حافظ فیروز دین صاحب

خطیب جامع مسجد نبین کراچی

حضرت علامہ حافظ فیروز دین صاحب مجلس اہل بیت اہل سنت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دین کا بند عطا فرمایا ہے بے لوث اور نیک طینت ہیں۔ کراچی میں جامع مسجد نبین پہاڑی والی عالمگیر روڈ کے مرکزی خطیب ہیں اور تقریباً ۲۵ سال سے اسی مسجد میں خطابت اور امامت کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ بڑی ہمت اور جانفشانی سے دینی خدمات میں رواں دواں ہیں۔

حضرت علامہ حافظ فیروز دین صاحب طبع خوشاب و نجاب کے معروف دیہات ٹلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی دوست محمد مرحوم ہے۔ آپ کے والد گرامی اپنے غاۃ معزز آدمی تھے اور معزز خاندان کے امتیازی فرد تھے۔ آپ کے والد گرامی دوست محمد مرحوم کے دل میں ابتداء سے ہی دینی تعلیم کا جذبہ تھا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے حفظ قرآن کریم کے لئے خوشاب میں مولانا نذیر احمد کے پاس لے گئے۔ حفظ قرآن کی تکمیل وہیں کی۔ حفظ سے فارغ ہونے کے بعد خوشاب میں حضرت علامہ فیروز دین صاحب کے دل میں علوم اسلامیہ کا ہر پتہ پیدا ہوا۔ جامعہ مظہریہ اہادیہ میں داخلہ لیا۔ وہاں بند یال شریف میں بحر العلوم حضرت علامہ مظہر بند یالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس عرصہ دراز تک علوم دینی کی کتابیں پڑھیں۔ محقق العرب والعجم سے ملحقیت نہ دیں۔ اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ مدرسہ کے لئے جہاں بھی تشریف لے جاتے وہاں ہی جا کر انہوں نے صرف استاذ انکل کے پاس ہی پڑھا۔ استاذ انکل بحر العلوم جب سیال شریف تشریف لے گئے وہاں بھی آپ سے تعلیم حاصل کی اور جب گولڑ شریف تشریف لے گئے انہیں کے پاس پڑھنے رہے۔ بند یال شریف میں حضرت علامہ فیروز دین صاحب نے مزید وقت کے مفرد استاذ حاج الفقہاء کے سامنے بھی رزائے تلمذ بردہ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عہدہ اور جدید احصاء اساتذہ کے سامنے رزائے تلمذ تہہ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ عرصہ دراز علم و حکمت جامعہ بند یال شریف سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آج حضرت علامہ فیروز دین صاحب نے جامعہ کراچی میں علم و حکمت کی شمع جلا رہے ہیں۔ دین متین کی ترویج و اشاعت

حضرت علامہ الحاجہ قاری فیروز الدین صاحب زید مجاہدہ کی بیعت شیخ المشائخ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر ہے۔
ان کی خوش قسمتی پر جتنا ہی رشک کیا جائے تو ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو روحانی اور علمی راہنما اس قدر مقدر اور مفرد عطا فرمائے کہ عالم اسلام میں ان کا جواب نہیں ہے۔ فالجہد علی ذلک حمداً کثیراً۔



محبت عطاء المہلت والدین

حضرت علامہ کمال الدین صاحب زید مجاہدہ

صدر مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ تحصیل کھاریاں گجرات

زینت اہل سنت حضرت علامہ کمال الدین صاحب نیک سیرت عالم دین ہیں اور انکی معروف شخصیت ہیں۔ فضلاء ہندیال میں عتاج تعارف نہیں ہیں۔ جامعہ فاروقیہ رضویہ کوئلہ ارب علی خان تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے صدر مدرس ہیں۔

حضرت علامہ کمال الدین صاحب ۱۹۵۹ء میں آزاد کشمیر ضلع بھمبر تحصیل بڑالہ کے دیہات ہالیاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی اپنے علاقہ کے معزز اور معتبر آدمی گردانے جاتے تھے۔ آپ کے والد گرامی کو علم دین سے محبت تھی لہذا اپنے بیٹے کو دین کے لئے وقف کر دیا۔

ابتدائی تعلیم

حضرت علامہ کمال الدین صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے دیہات میں حاصل کی ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جامعہ نظامیہ لاہور میں داخلہ لیا وہاں درس نظامی کی ابتدائی کتابیں خوب محنت سے پڑھیں پھر جامعہ مظہریہ اداویہ ہندیال شریف میں تشریف لائے ان دنوں محقق العرب والہم حضرت علامہ عظیمہ ہندیالوی اور دیگر طریقہ تاج الفقہاء حضرت علامہ عبدالحق صاحب منصب مدرس پر فائز تھے۔ حضرت علامہ کمال الدین صاحب مدت مدید تک ہندیال شریف میں ان وقتدر اساتذہ سے علوم وفنون حاصل کرتے رہے۔ تمام علوم وفنون کی اہلی کتابیں ہندیال میں اہلی شخصیات سے پڑھیں جو عتاج تعارف نہیں ہیں۔ دوران تعلیم حضرت علامہ کمال الدین صاحب محقق العرب والہم حضرت علامہ عظیمہ ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ وقت خدمت کیا کرتے تھے اسی خدمت لی وجہ سے فضلاء ہندیال میں سے ممتاز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے استاد گرامی کی خدمت ان کے

فَقَالِ الْمَسْئُورُ لِمَنْ أَمَرَ بِهِ وَأَنْ يَهْجُرَ الْغَضَبُ وَالْغَضَبُ
فَلَا يَنْجُو مِنَ الْغَضَبِ غَضَبَانِ وَغَضَبَانِ
(الحديث)
جب فاسق کی مدد کی جاتے تو
الذی بالی غضب تک ہو گا اور اللہ تعالیٰ ہر شے حرکت میں آ جاتا ہے

مَحْفَلُ بَعَثِ الْعَصْرَ الْحَاضِرُ
فِي
مِرَاةِ الشَّرْعِ الْبَاضِرِ

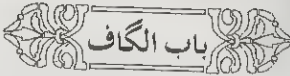
مفتی سلام محمد بن محمد الوتر قزوینی ہندیالوی
ادارہ تحقیقات عطاء
ہست اسلام آباد

تعالیٰ نے آپ کو فاضل اور محقق اساتذہ بنادیا۔ سچ کہا گیا ہے کہ خدمت میں عظمت ہو کرتی ہے۔

خصوصیت

حضرت علامہ کمال الدین زید مجدہ نے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو اپنے مشفق اور مربی اساتذہ گرامی کے جوڑوں پر ٹکا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے بدلہ میں انہیں اتنا نوازا دیا کہ وہ اپنے چراغ علم سے لوگوں کے ظاہر باطن کو منور کر رہے ہیں۔ حضرت علامہ کمال الدین صاحب زندگی جزا قابل رشک ہے۔ اللہ نے اس بندہ مجاہد کے لئے شریعت اور طریقت کے دونوں راہوں فرید المصر بسر فرمائے۔ طریقت کے راہنما بھی وقت کے امام جامع المہقول والمہقول حضرت سید ابوالکلام شاہ صاحب ہیں اور شریعت کے رہنما وقت کے امام امام الدین محقق العرب داہلجہ حضرت علامہ عظیمہ ہندی لوی ہیں۔ حضرت علامہ کمال الدین صاحب اپنے اساتذہ گرامی سے فیض کو تقسیم کر رہے ہیں۔ اساتذہ گرامی کی دعاؤں کا صدق آج ان کو ایسا مقام میسر ہے جس پر جتنا بھی رشک کیا جائے بہت حقور ہے:

بہندی سو دکھ سہنی تان تلیاں۔ تے بیڑی
تن من سب چرا کے سنگی تان زلفاں دھج وندی



باب الگاف

سیلخ الاسلام

علامہ گل محمد سیالوی صاحب زیدہ مجدہ

باظم اعلیٰ جامعہ ضیاء الاسلام ککوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ

فاضل ڈی شان علامہ گل محمد سیالوی صاحب یک طینت حسین سیرت شریف المنسب انسان ہیں۔ آپ کے والد گرامی اپنے خلاقہ کے معزز آدمی ہیں اور وہ دین کا جذبہ رکھتے ہیں اس لئے اپنے بیٹے کو علوم اسلامیہ کی خدمت کے لئے مستعد کر دیا۔ فاضل موصوفہ ۱۹۶۰ء میں ککوال میں پیدا ہوئے۔ آپ ابتدائی تعلیم کے لئے شاہ ولایت شریف لے گئے وہاں درس نظامی کی ابتدائی کتابیں بڑی محنت سے پڑھیں۔ ابتدائی کتب سے فراغت کے بعد علوم اسلامیہ کا اور جذبہ بڑھ گیا مزید علم کی ترقی کے حصول کے لئے اور اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے لئے عالم اسلام کی عظیم درس گاہ ماریہ علمی جامعہ مظہریہ لدیہ میں حاضر ہو کر داخلہ لیا۔ پھر ککوال میں بھی اعلیٰ تعلیم کے لئے حاضر ہوئے۔ جامعہ کے علمی ماحول سے متاثر ہوئے اور جامعہ کے علمی مناظر کا مشاہدہ کر کے حصول تعلیم کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ حسن اتفاق سے فاضل موصوفہ کے مقدر ہیں اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ قدرت نے انہیں جو علمی اور ادبیت ذاتی سے نوازا ہوا ہے اور میدان تقریر میں بھی منفرد ہیں۔ ایک وقت مذریس اور تقریر میں نمایاں کردار کے حامل ہیں۔

تعلیمی قابلیت

فاضل ڈی شان فاضل درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک کی تعلیم سے بھی آراستہ ہیں۔ علوم اسلامیہ سے محبت عادت ثانیہ بن چکی ہے انہی محبت کے پیش نظر ایک مرکزی جامعہ دارالعلوم ضیاء کمرہ الاسلام ککوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ قائم کیا ہے اور ککوال علوم عقیدہ و تقلید اس جامعہ سے اپنی اپنی جاساں بھجوا رہے ہیں اس جامعہ اللہ تعالیٰ ترقی عطا فرمائے۔

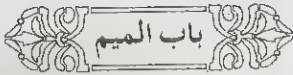
حضرت فاضل ذی شان نے ابتدائی تعلیم شاہوالہ میں حضرت علامہ محمد شہباز خان صاحب رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ ہندیاں میں اللہ تعالیٰ نے فاضل موصوف کے لئے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔ ان دنوں جامعہ ہندیاں میں ہذا العلماء تاج المصنفات حضرت علامہ محمد عبدالحق ہندیاوی مدظلہ العالی اور امام المسقول والمعتقل رئیس المصنفات حضرت علامہ عطاء محمد ہندیاوی رحمہ اللہ جیسے قابل رشک اساتذہ منصب تدریس پر فائز تھے جن سے ایک لفظ پڑھنے والے بلکہ ایک حرف پڑھنے والے علماء وقت کے امام ہیں۔ ان ممتاز شخصیات کے علاوہ دیگر اساتذہ جن سے فاضل موصوف نے شرف تلمذ حاصل کیا ان کے اساء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔ محقق العصر حضرت علامہ محمد ابراہیم صاحب والی بھڑوی رحمہ اللہ، عمدۃ الادکیا حضرت علامہ غلام محمد سیالوی صاحب، امام العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب۔

بیت

فخر المیشائخ جامع منقول ومنقول پر طریقت رہبر شریعت حضرت خواجہ قمر الدین رحمہ اللہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے دست حق پرست پر بیت کا فخر حاصل ہے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔

تصانیف

علامہ موصوف کی چار معرکہ الاراء تصانیف معرض وجود میں آچکی ہیں جن میں سے ایک مشہور تصنیف نذر و نیاز کی شرعی حیثیت بھی معترض عام پر آکر شہرت پا چکی ہے۔ فالحمد علی ذلک حمدًا کثیرًا۔



فکر الاسلام عین الفضل، حضرت علامہ

مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب زید مجدد

شیخ الیامہ الحدیث الغریب الرضویہ سکھر

فاضل ذی شان قبلہ مفتی محمد ابراہیم صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرامی الحاج محمد خان صاحب ہے جو کہ اپنے خلاق کے معزز مخلص تھے۔ عدل وانصاف کو اپنا اودھنا اور بچھوٹا بنایا ہوا تھا۔

مسکن ومولد

فاضل موصوف کا مسکن اور جائے پیدائش ذمک لاهم تحصیل پنڈی گھیب چنل ایک ہے۔

بسم اللہ وابتدائی تعلیم

فاضل جلیل عالم نیکل نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی ابتدائی تعلیم کی تحصیل کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ پیدا ہوا اس سلسلہ میں بہتر اعلیٰ سے بہتر اعلیٰ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس دور کے بڑے اعلیٰ قسم کے فضلاء سے رابطہ کیا۔ خوش قسمتی سے اللہ قدوس نے بڑے قابل اور فاضل اساتذہ کا انتخاب فرمایا جن کے فیوض وبرکات اور علم و عرفان سے آج یہ گلستان ہندیاں کا "نیکتا باؤاقد" سر مشرق و مغرب میں علم کی خوشبو سے لوگوں کے دل و دماغ کو معطر کر رہا ہے۔

اعلیٰ تعلیم

فاضل موصوف اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہتر سے بہتر تعلیم کا جذبہ رکھتے اسی جذبہ کے پیش نظر آپ نے والی پھر میں اساتذہ العلماء جامع، محقول ومنقول کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اس کے بعد مدینہ علم کی ریاس شہدہ کرنے کے لئے عالم اسلام کی دینا اور مدینہ دور۔ گاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا۔ جامعہ شیخ العلوم آستانہ ابوالعزم جامعہ مظہر ہندیاوی مولانا ذی وقار طریقت

کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کے اور شب و روز کی انتہک محنت نے انہیں اس قدر عروج بخشا کہ ان فناء بندیاں ان پر فخر کرتے ہیں۔

خدا و اذ کا دست کی وحدت الوحید

فاضل مصوف کو اللہ قدس نے اس قدر جوہر ذکاوت سے نوازا ہوا تھا گھٹ یا بڑھ گھٹا اسنادا العرب داہم علامہ عظیم ہندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ سے سبق پڑھنے کے بعد طلبہ کے سامنے سن و عن بیان کر دیئے۔ الفاظ اور معانی اسی طرح بیان فرمادیتے جس طرح اپنے مشفق اسناد سے پڑھے ہوتے۔ مختصر جو اپنے اساتذہ سے پڑھتے اور ذہن نشین کرنے کے بعد تقابلاً معقولہ کو تقابلاً ملوث سے تعبیر کرنے پر خوب مہارت اور مکر رکھتے اگر یوں بھی کہا جائے کہ کوئی مبالغہ نہیں، دگایہ بیسے کاپ شبن دبانے کے بعد سن و دن تکلم کا تھلم سنا جاتا ہے۔ اسی طرح فاضل مصوف سبق بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی نہیں چھوڑتے تھے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

دورہ حدیث شریف

علامہ مصوف نے درس لکھائی مکمل کرنے کے بعد دورہ حدیث شریف کے لئے عالم اسلام کی مرکزی اور مذہبی درگاہ جامعہ اسلامیہ کراچی میں داخلہ لیا وہاں کے شیخ الحدیث مفتی ابن حقیق حضرت علامہ عبدالحق فی الاذہری جو کراہا راجال میں یہ طوطی رکھتے تھے ان کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہ کئے۔

دورہ علم میراث

مدارس اسلامیہ کی معروف شخصیت، بحر العلوم مفتی سید محمد افضل حسین رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ علم میراث

کیا۔ فالحمد علی ذلک جیداً کثیراً۔

اعلیٰ تعلیم اور اساتذہ کا تفضیلی جائزہ

جامعہ غوثیہ رضویہ میں داخلہ لے کر شرح جاتی تک مختلف اساتذہ سے درس لکھائی کی کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ خصوصاً مفتی محمد حسین قادری صاحب حضرت علامہ محمد ابراہیم یسوی اور ایک سال کے لئے جامع معقول و منقول حضرت علامہ عبدالحق فی الاذہری کے پاس ملاسن، مکتوہ شریف، ہدایہ اذہن، مختصر العالی پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خان کشمیری سے استفادہ کیا۔

جامعہ مظہر باداویہ میں داخلہ

فاضل مصوف کو اللہ قدس نے جوہر ذکاوت اور فطانت سے وافر حصہ لواز رکھا تھا۔ اسی آپ نے اپنی طبیعت پر اس دور نے لے لے عالم اسلام کی عظیم، بی درگاہ جامعہ مظہر باداویہ میں داخلہ

العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب سے تمام علوم و فنون بڑی محنت اور مشقت سے حاصل کئے۔

طالعہ

مولانا محمد خیر البشر مجددی، مولانا مفتی محمد عارف سعیدی، مولانا جمیل احمد رضوی، مولانا عبدالحمید بندرانی وغیرہ۔

بیعت و خلافت

فاضل مصوف کے لئے اللہ قدس نے جس طرح علوم و فنون کی تعلیم و تربیت سے شہرہ آفاق شخصیات کا انتخاب فرمایا اسی طرح روحانی تربیت کے لئے بھی مقتدر مشائخ کا انتخاب فرمایا۔

شمس الملتحج بدر الطریق حضرت میر مفتی محمد بہان الحق کے دست حق پرست کی اور حضرت علامہ مفتی محمد حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت قادریہ سے نوازا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

تصانیف

جامع معقول و منقول حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہ العالی جامعہ کی جہہ دقت مصروفیات کے باوجود قلم و قریاس سے وابستگی ان کا خاصہ ہے۔ آپ کمالیت اور فطانت میں منفرد ہیں۔ طرز تدوین میں اپنا خانی نہیں رکھتے۔ اپنے اساتذہ کے نقش قدم پر چلنا اپنی دینی اور مذہبی معراج سمجھتے ہیں۔

تصانیف کا سلسلہ جاری ہے اب تک جو تصانیف منظر عام پر آکر شہرت پا چکی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) مسائل ذکوۃ، (۲) حین طلاق کی شرعی حیثیت، (۳) شادی قادریہ زیر ترتیب ہے۔

خاندانی پس منظر

حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم صاحب اعران قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی موکی کبھی میں ملازم تھے۔

جامعہ ہندیا میں مدت قیام

علامہ مصوف نے عالم اسلام کی عظیم دہلی درگاہ میں پانچ سال کی مدت قلیل میں اس قدر انتہک محنت فرمائی کہ آج ان کی شہرت آفاق اور پائیدار ہو چکی کہ کہ انشاء اللہ ہندیاں شہرت کرتے ہیں۔

حضرت علامہ محمد آثار گل صاحب انتہائی شریف انسان ہیں۔ حسن اخلاق میں ممتاز ہیں۔ خاموش رہنا پسند کرتے ہیں۔ دل و دماغ محبت دین سے ہر وقت محظوظ رہتا ہے۔ آپ تحصیلِ نور پور فاضلِ شیعہ خوشاب کے رہنے والے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضلِ موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں مکمل کی فراغت کے بعد علوم اسلامیہ کا جذبہ پیدا ہوا جس کی وجہ سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے رخت سربانہ کر عالم اسلام کی مرکزی درس گاہ جامعہ مظہریہ اہلِ ادیبہ بنیال کی طرف چل دیے۔ جامعہ میں پہنچ کر داخلہ لیا اور علوم عقلیہ اور نقلیہ پڑھنے شروع کر دیے۔ محنت اور شرافت میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ فطری طور پر شرافت اور دیانت کے زیور سے آراستہ تھے۔ بے مقصد گفتگو سے اجتناب کیا کرتے تھے۔ ہر وقت محنت مطالعہ اور اسباق کے تکرار میں وقت صرف کرتے تھے۔ جامعہ کے ہر استاد کا انتہائی ادب و احترام کیا کرتے تھے۔

اساتذہ کرام

فاضلِ موصوف نے جامعہ بنیال میں قابل ترین اساتذہ کرام سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ بنیال شریف میں جن اساتذہ سے علوم و فنون پڑھے ان کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فقیہ اہلِ فقیہ رئیس الاساتذہ حضرت علامہ محمد عبدالحق بنیالوی حیدرہ نشین آستانہ عالیہ فقیہ اہلِ بنیال شریف۔

(۲) قمر الدین حسین حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد مظہر الحق صاحب بنیالوی صاحب۔

(۳) زینت العلماء حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب فاضل بنیال۔

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد احسان الحق بنیالوی مدظلہ العالی محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ محقق ابنِ حق حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق دامت فیوضہم کے صاحبزادے ہیں۔ کم گو مردہ لباس میں ملیں اور شائستہ اور گفتنیہ گفتگو کے آراستہ ہوتے ہیں۔ پروکار گفتگو کے زیور سے مزین ہیں۔ فاضلِ طویل ۱۹۶۳ء میں بنیال کی ارض مقدسہ میں پیدا ہوئے اور خانوادہ فقیہ اہلِ بنیال کے چشم و چراغ ہیں۔ بھلائے تعالیٰ استاد العلماء صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کے صاحبزادگان علوم عقلیہ اور نقلیہ سے فیضیاب ہیں اور خطابت، تبلیغ اسلام اور تدریس میں مصروف کار ہیں۔

بسم اللہ وابتدائی تعلیم

فاضلِ موصوف نے بسم اللہ اور ابتدائی تعلیم اپنے گھر سے ہی شروع کی جبکہ ان کا گھر بنیال میں علم و حکمت سے سرسبز و شاداب تھا۔ انھیں ان کا گھر ہی جامعہ بنیال تھا۔ ابتداً ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی محقق ابنِ حق حضرت صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب حیدرہ نشین آستانہ عالیہ بنیال شریف سے حاصل کی۔

اساتذہ کرام

فاضلِ طویل حضرت علامہ محمد احسان الحق بنیالوی صاحب کی قسمت میں اللہ قدوس نے عالم اسلام کے شہرہ آفاق اساتذہ کرام کا انتخاب فرمایا۔

محقق العرب والجم حضرت علامہ محمد بنیالوی مدظلہ العالی سے قانونیہ کا سماع کیا۔ فاضل بنیال حضرت علامہ مولانا محمد رفیع صاحب سے فارسی پڑھی۔ اساتذہ انھیں اساتذہ العلماء استاذی الکھرم حضرت قبلہ محمد عبدالحق صاحب دامت فیوضہم العالیہ سے صرف کی کتابیں پڑھیں۔

فاضلِ ذی شان نے ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے عزم مصمم کر لیا ابتداً جامعہ حادیہ لیبہ میں داخلہ لیا اور وہاں کے قابل ترین استاد جامع مقبول و مقبول حضرت علامہ غلام محمد ترمذی دامت فیوضہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر زانوں تلمذ کیا کہ آپ سے صرف ہائی اور قانون پڑھا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

حضرت علامہ غلام محمد قزوینی مدظلہ العالی سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے بعد جامعہ مظہریہ اردو پٹنہ میں دوبارہ تعلیم شروع کر دی اور استاذ العلماء حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب سے اصولی فقہ، فقہ، حدیث، اصولی حدیث وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔

اہل سنت کی مرکزی درسگاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ

فائل موصوف حضرت علامہ محمد احسان الحق صاحب علی نقی کو دور کرنے کے لئے لکھی ہے اور بہتر سے بہتر علوم کی تحصیل کے لئے کوئٹہ تھے۔ اسی جذبہ کے پیش نظر جامعہ نعیمیہ میں داخلہ لیا اور شرح الحدیث جامعہ نعیمیہ اور شرح العرف اور حضرت علامہ مفتی محمد عبداللطیف رحمہ علیہ جلالی و امام الحرمین العالیہ کے شرح ملا جانی پڑھی اور حضرت علامہ قاضی عبدالرحمن صاحب سے ہدایہ شریف پڑھا۔

جامعہ امینہ رضویہ

اہل سنت کی عظیم درس گاہ جامعہ امینیہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ مولانا سید احمد اسعد اور مولانا محمد افضل اور مولانا محمد اشرف صاحب سے دورۂ قرآن پاک کی ابتدا فرمائی، ملازمین صوفی حامد علی صاحب کے پاس رہ کر حضرت علامہ مولانا غلام محمد ترنوی صاحب کے پاس علوم و فنون کی مزید کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

بیعت

عالم اسلام کا دینی اور روحانی مرکز آستانہ عالیہ گوڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر طریقت حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

عصری تعلیم

فاضل جلیل حضرت علامہ محمد احسان الحق صاحب علوم اسلامیہ سے فیضیاب ہونے کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں بہت اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔ فاضل عربی، الفیہ، ابی، ای، بی، الجرام، اے ٹی سی او این یونیورسٹی سے ایچجے نمبروں میں پاس کئے۔ فالحد علی ذلک حصداً کلہما۔

فاضل ہندیال وجاہت الطلاب

علامہ محمد اسحاق قادری چشتی بندرِ یالوی صاحب مدظلہ

حضرت علامہ محمد اسحاق قادری چشتی ہندیاوی صاحب شریف طبع نیک سیرت اور حسین چہرہ
مکتبہ راوردقار میں ملاحظہ پائی جاتی ہے۔

فاضل موصوف موضح روح ہدیہ اولیٰ و ثانیہ منسلک دینی تعلیم: وطن مظفر ٹرہہ میں ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی جناب حافظ غلام احمد ہے۔ آپ کے والد گرامی کو اللہ تعالیٰ نے حفظ القرآن کی نعمت سے نوازا ہوا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذہن و قلب کو علوم اسلامیہ کی محبت سے اس قدر منور فرمادیا کہ انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو علوم اسلامیہ کی تعلیم و تربیت کے لئے منتخب فرمایا۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ

فاضل بنیال حضرت علامہ محمد اسحاق قادری چشتی ہندالوی صاحب نہایت فہم اور ذہین انسان ہیں۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کے اساتذہ کرام سے بڑی محنت سے علوم و فنون کی تمام کتب ارسہہ پڑھیں۔

اساتذہ کرام اور کتب درسیہ

علامہ سیف اقبال صاحب

فاضل ہندیاں میں ان کی خدمت میں رہ کر علامہ محمد اسحاق نے کرمیہ نام حق، گلستان،
مستان، قدوری اور شرح وقایہ پڑھا۔

علامہ محمد دین صاحب فاضل ہندیاں

علامہ محمد رفیع صاحب سے مراجع الارواح، علم النسخہ اور پندرہ نامہ پڑھا۔

مدرسہ پروفیسر ظفر الحق بنڈیالوی صاحب

پروفیسر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ محتاج تعارف نہیں۔ ماضی و مستقبل آپ سے قلمبند ہو گیا۔
 مہر شرف حاصل کیا۔

علامہ اسرار الحق ہندیا لوی صاحب

صاحبزادہ محمد اسرار الحق ہندیا لوی صاحب سے کزنہ الدقائق اور مشکوٰۃ پر ہیں۔

علامہ مفتی مسعود احمد تونسوی صاحب

علامہ مسعود احمد ہندیا لوی صاحب سے ہدایہ اولین شرح تہذیب جامی، نورالادوار، شرح عقائد، علم العلوم، ہدایۃ التکمیل، مینیڈی اور کافہ پر ہوا۔

علامہ سیف اللہ صاحب

فاضل ذی شان علامہ سیف اللہ صاحب سے مختصر المعانی، پیشاوی، دیوان حسامہ، دیوان شبنم پر ہیں۔

علامہ محمد رمضان صاحب

علامہ محمد رمضان صاحب سے قطبی پر ہیں۔

علامہ محمد سیاح الحق صاحب

عربی کا معلم اور ترجمہ القرآن پر ہوا۔

فاندارنی پس منظر

حضرت علامہ محمد اسحاق ہندیا لوی صاحب بطرح فیضی سے تعلق رکھتے ہیں۔

جامعہ ہندیا ل میں مدت قیام

فاضل موصوف جامعہ ہندیا ل شریف میں آٹھ سال کا عرصہ دراز قیام پذیر ہو کر علوم عقائد و فقہیہ سے یتیم یا ہوئے۔ فالنجد علی ذلک حیدر اکبر۔



جگر گوشہ محمد فضل حق ہندیا لوی

علامہ صاحبزادہ محمد اسرار الحق صاحب

فاضل ذی شان حضرت علامہ محمد اسرار الحق صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ خاموش طبع سادہ لباس میں ملبوس شرافت اور شرم و حیا کے زیور سے آراستہ ہیں۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ سے وابہانہ محبت ہے۔ ۱۹۸۶ء میں ہندیا ل شریف میں پیدا ہوئے۔

شجرہ نسب

محمد اسرار الحق بن محمد فضل حق بن قتیہ اصغر علامہ یار محمد ہندیا لوی رحمۃ اللہ علیہما۔

ابتدائی تعلیم

فاضل ذی شان نے حفظ القرآن حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کے مدرسہ میں قاری محمد یوسف سیالوی صاحب سے مکمل کیا۔ حفظ القرآن کے بعد فاضل ذی شان علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔

علوم اسلامیہ کے حصول کے لئے آغریا جذبہ کیوں؟

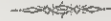
فاضل ذی شان گلستان فقیر اصغر کے صلیبے ہوئے عہد سے ہیں اور آپ کی علمی ریاست کے پاسان ہیں۔ انھیں فاضل موصوف فقیر اصغر کے نہا پوتے ہیں اسی لئے ہی توانا جذبہ ہے۔

علوم اسلامیہ کا ابتدائی پہلو

فاضل خلیل نے علوم اسلامیہ کی ابتداء ماہر علی عالم اسلام کی مرکزی علمی اور روحانی درسگاہ جامعہ مظہریہ ہندادیہ میں کی۔ کتب فارسیہ فاضل ہندیا ل حضرت علامہ مولانا محمد سیف اقبال صاحب نے پڑھیں اور ابتدائی صرف کی کتابیں عمدۃ الالذکیا حضرت علامہ شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی صاحب کے صاحبزادے حضرت علامہ عفریہ الدین صاحب سے پڑھیں۔

علم نحو میں شرح مابینہ کا فانیہ فاضل ہندیا ل حضرت علامہ مفتی محمد مسعود صاحب سے پڑھیں اور علم اصول فقہ میں اصولی شاہی اور نور الایضاح اور قدوری بھی حضرت علامہ مفتی محمد مسعود صاحب سے پڑھیں اور علم منطق کی کتابیں فاضل ہندیا ل حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسرار الحق صاحب سے پڑھیں اور اعلیٰ نظام حق سے اللہ تعالیٰ کی عزت آمان ہو۔

صاحبزادہ محمد اسرار الحق صاحب مدظلہ العالی علوم دینوں کی تکمیل میں سترہ برس کا عرصہ دراز صرف کر کے درس نظامی کی تکمیل کی اب آپ عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ میں درس تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔
تدریس کے ساتھ ساتھ بہترین خطیب بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں منفرد جوہر خطابت بھی عطا فرمایا ہے۔ آج کل شادیہ میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ فالہمد علی ذلک حبیباً کلیدیہ!



تقریظ و حیدر علامہ علامہ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ
"مبتدی تو بجائے خود یہ رسالہ مستحبوں کے لئے بھی بڑا مفید ہے"

عطاء المتطيق في اصطلاحات المنطق

خاکسار

عطاء الملت والدین

مفتی غلام محمد شہر قیوری ہندیا لوی

اللعنہ مولا محمد قیوری لکھنؤ

تفہیم البخاری پبلیکیشنز

گورنمنٹ پبلشرز دہلی، نواب آباد، گرجا لہ آباد

۳۱۳ ۹۶۹۰۲۷۲

فخر العلماء فاضل دیشان

علامہ محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی

حضرت علامہ محمد اسلم صاحب مؤلف شاہوالہ صلح خوشاب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے ہی فاضل و شیخان کو علوم اسلامیہ سے انتہائی محبت تھی۔ آپ کے والد گرامی علاقہ کے مدرسہ مفتوحہ والدہ موصوف کو شوق تھا کہ میرا بچہ علم دین پڑھ جائے۔ اس شوق اور محبت کا یہ نتیجہ نکلا کہ آج علامہ موصوف عالم دین بن کر دین تین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کوشاں ہیں۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے سکول کی ابتدائی تعلیم کے لئے اپنے علاقہ کے اچھے سکول میں داخلہ لیا۔ سکول کی تعلیم میں بڑی محنت کر کے کامیابی حاصل کی۔ اسی سکول میں ٹیبل تک تعلیم حاصل کی۔

علوم اسلامیہ کی ابتدائی تعلیم

حضرت فاضل ویشان نے ابتدائی کتب فارسیہ فخر المدین حضرت علامہ مولانا محمد رفیع صاحب گجراتی سے پڑھیں اور صرف و نحو کی ابتدائی کتب فاضل ہندیاں حضرت علامہ عظیم محمد شین صاحب کچھ مجیرہ سے پڑھیں۔

قدرت نے ہندیاں کی ارض مقدسہ میں اس قدر فضل و کرم ہی بارش عطا فرمائی کہ اس زمین نے غیر محصور فضلاء جاری کئے۔ ان فضلاء میں اس قدر شوکت علمی ہے کہ ان فضلاء سے کچھ منت پڑنے والا طالب علم ان کا ہی ہو کہ وہ جاتا ہے۔ فضلاء ہندیاں کی قابل رشک اہانت اور فطانت اپنی جگہ مسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس ارض ہندیاں اور مٹی کے جواہر عطا فرمائے۔ میں اس قدر کشش اور طاقت رکھتی ہے۔ فالہمد علی ذلک حبیباً کلیدیہ۔ فاضل ویشان صرف و نحو کی ابتدائی کتب کی تکمیل کے بعد کتب فقہ حضرت مولانا غلام محمد قیوری سے پڑھیں۔ شرح جامی اور ابتدائی کتب منطق استاد العلماء حضرت ماہ، مولانا محمد اسرار الحق صاحب ہندیاں لوی سے پڑھیں اور مشکوٰۃ شریف اور تفسیر بیضاوی علامہ مائتہم اسحاق صاحب اہل آبادی سے پڑھیں۔ درنکار، ہدایہ شریف

حضرت علامہ الحاج محمد اسلم صاحب نے دورۂ حدیث شریف جامعہ متول و متولین
والقرآن حضرت علامہ غلام رسول صاحب سے جامعہ رضویہ فیصل آباد میں لیا۔ فالحد حد
حدداً کثیراً۔

صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہ ولی اللہ شریف

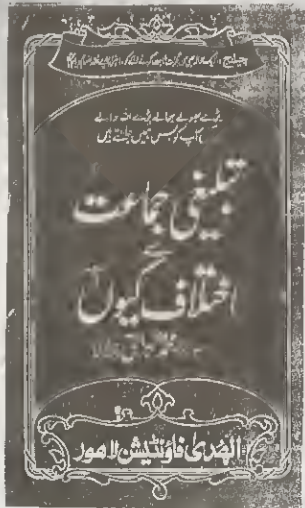
حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی صاحب کا مزاج منکسرانہ اور طبیعت اور جبلت میں
شائستہ کا جوہر وافر مقدار میں پیدیاں اور مضر ہے۔ ہمیشہ سفید لباس سے آراستہ اور زیور فطانت اور
ادب سے مزین بصر میں عفت و حیا اور ابصارت میں جذبہ احسان اور ایثار ہمہ وقت موجود رہتا
ہے۔ ہمہ وقت غماض شریف سر پر باندھنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ شریعت مطہرہ کی
خدمات سے شرف ہونے کے ساتھ ساتھ طریقیت کی راہنمائی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔
فاضل و صوف تقریباً ۱۹۵۰ء میں مروج شاہ ولی اللہ شاہی نزد قاندآباد تحصیل و ضلع خوشاب میں پیدا
ہوئے۔ آپ کے والد گرامی قبلہ فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی مہینہ انتہائی پاک دامن اور نیک
سیرت انسان تھے۔ مرجع العوام و انوار اس تھے۔ آپ کے عقیدت مند حضرات شاہ ولی اللہ شریف میں
ہمہ وقت اسب بھی موجود ہوتے ہیں۔ آپ کے مزار پر زائرین حضرات کا تاج بندھا رہتا ہے۔
زائرین مزار کی زیارت کر کے قلنی اور جسمانی سکون اور راحت پاتے ہیں۔

فن شعری میں یدِ طولیٰ

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی حفظہ اللہ تعالیٰ فن شعری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ دور
الفاظ کو معانی کی لڑیوں میں پروتا آپ کا ہی خاصہ ہے۔
رہنمائی کے ساتھ ساتھ اساتذہ علامہ عطا محمد بندہ پالوی مہینہ کی مسائی جیلہ اور تدریسی خدمات کو
حسن ترتیب اور اعلیٰ معیار میں ایسے نفیس انداز میں پیش کیا ہے کہ سامعین کے قلوب و افواہ محظرو
جاتے ہیں۔ فالحد حد علی ذلک حدداً کثیراً۔

تعلیم و تربیت کا اقتناجی پہلو

فاضل زوی و قار نے آستانہ عالیہ شاہ ولی اللہ شریف میں اپنی تعلیم کی ابتدا کی۔ قرآن مجید و برہان
رشید حضرت فقیر سلطان علی نقشبندی مجددی قدس سرہ سے پڑھا اور صرف و نحو کی کتب ابتدائے جامعہ
شاہ ولی اللہ شریف میں حضرت علامہ مولانا محمد شہباز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس جامعہ شاہ ولی اللہ شریف
خاص فقیہ احمد حضرت علامہ یار محمد صاحب بندہ پالوی مہینہ سے پڑھیں۔ ساتھ ساتھ علامہ صاحب زید مجدہ



بند کیا اور ان جذبہ پیش نظر جامعہ ہندیاں شریف فارغ کیا۔
اعلیٰ تعلیم

مہمہ الاذکیاء علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

لکھن

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

عصری تعلیم

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

ماسکی

جامعہ محمدی شریف جھنگ میں داخلہ

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

فتیہ العصر کے علمی گھستان میں ممبر ہمار

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

اور جنوب اور شمال نور ہیں۔

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

دورہ حدیث شریف

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

بیعت

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے

شرافت منفرہ کا تعارف پہلو

۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے
۱۰۰۰ ہجری ۱۳۵۹ء میں ضلع چنگ کے ایک دیہات غوثیہ الہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے



ہوئے گلہ سے ہیں۔ تشکیک علوم عقلیہ و نقلیہ ملک کے اطراف و آکناف سے انہی کے چشمہ علم و حکمت سے آکر سیراب ہوتے ہیں۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام میں داخلہ

جامعہ محمدی شریف میں ایک سال ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد جامعہ ضیاء شمس الاسلام میں داخلہ لیا اور وہاں کے قابل استاذ حضرت مولانا صفوی حامد علی صاحب اور حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ چھوٹی صاحب سے کافی اور شرح تہذیب و دیگرہ پڑھیں۔

پہلاں ضلع میانوالی

سیال شریف میں تعلیمی مصروفیات کے باوجود تین ماہ کے لئے پہلاں میں تشریف لے جا کر حضرت علامہ مولانا سید احمد صاحب اور حضرت علامہ مولانا محمد حسین شوق کی خدمت میں رو کر استفادہ کیا۔

مرولہ شریف

فاضل موصوف بہتر سے بہتر اور اپنی سے اپنی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کربستہ ہو چکے تھے جہاں بھی قابل استاذ کا علم ہو جاتا خواہ مسافت قریب یا بعید ہر واقعہ ہوتا وہاں تشریف لے جاتے۔ انھیں شاہین علوم عقلیہ و نقلیہ آستانہ عالیہ مرولہ شریف شریف سرگودھا تشریف لائے اور جامعہ مرولہ شریف میں داخلہ لیا اور شیخ الیاحہ جامع الحق و الحق حضرت علامہ مولانا سید الدین صاحب سے قطعی تصدیقات سے آخر تک اور شرح جامی مرفوعات سے حامل کی بحث تک پڑھیں۔

چھپر شریف

مرولہ شریف میں علامہ سید الدین سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے بعد علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کے لئے آستانہ عالیہ چھپر شریف میں داخلہ لیا اور چھپر میں حضرت علامہ مولانا سلطان اعظم رحمہ اللہ سے شرح جامی پڑھی۔

گولڑہ شریف

حضرت علامہ مولانا سلطان اعظم رحمہ اللہ سے شرف تلمذ حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۷ء میں ماہ ربیع الاول شریف میں عالم اسلام کی اسلامی اور روحانی درس گاہ آستانہ عالیہ گولڑہ شریف تشریف لے گئے اور وہاں کے شیخ الیاحہ جامع الحق و الحق مولانا سلطان اعظم حضرت علامہ مولانا

تعلیم حاصل کی۔

سیال شریف

شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد شرف صاحب سیالوی دور حاضر کے بحر العلوم ہیں اور جامع الحق و الحق مولانا سلطان اعظم حضرت علامہ عطا محمد شیشی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر چھ ماہ کے لئے علوم اسلامیہ کی تحصیل فرمائی تو ان کے تدریس کے طرز و طریقہ کو دیکھ کر انہی کے ہو کر رہ گئے۔ پھر کسی دوسرے استاد کے پاس پڑھنے کو توجہ اوقات سمجھا۔ پھر جہاں جہاں فاضل ہندیال حضرت علامہ عطا محمد ہندیالوی رحمہ اللہ نے تدریس خدمات سر انجام دیں وہاں پہنچ کر آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

انھیں سیال شریف میں دو سال الاستاذ و مطلق حضرت علامہ عطا محمد ہندیالوی کی خدمت میں وہ کرامتی علمی پیاس بجھاتے رہے۔

ہندیال شریف

ملک کے مختلف شہروں میں علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد عالم اسلام کی مرکزی درس گاہ جامعہ مظہریہ المدنیہ ہندیال شریف میں آکر داخلہ لیا اور جامع الاصول والقرآن والفقہ والحدیث حضرت علامہ عطا محمد ہندیالوی کی خدمت میں ایک سال قیام پذیر ہو کر علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل کی۔

شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمہ اللہ

فصح المسان فی بیان حسن اہل سنت حضرت علامہ محمد شرف سیالوی کے لیے اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کے مقتدر اور معروف شخصیات کا انتخاب فرمایا۔ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۷ء میں محقق العرب والعمم سند تحقیق حجت المدینین شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دورہ قرآن پڑھا۔

سند محمد شین محدث اعظم رحمہ اللہ

علوم عقلیہ اور نقلیہ کے شاہین عقابانی پرداز سے درس انھائی سے فارغ ہونے کے بعد جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سر راجہ احمد قدس سرہ کے پاس دورہ حدیث شریف پڑھا۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء

آغا تدریس کا تعارفی پہلو

یہ عبادت ہے اور میں اپنے طور پر اس پر تبصرہ ہے کہ یہ عبادت چاروں نہاں ایک طرف ہے نہ مذہب
 اندر خیال سرکار دوعالم علیہ السلام کی طرف جانا اور دوسری طرف گدھے اور بتل کے خیال میں غرق ہو
 جانا صراط مستقیم میں ہے سرکار دوعالم علیہ السلام کی طرف خیال کا سہلے جانا گدھے اور بتل کے خیال
 میں غرق ہونے سے بدرجہا برا ہے۔ لہذا میں اس سلسلہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل اور
 بظاہر شریف کی حدیث پیش کرتا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے جبکہ
 سرکار دوعالم علیہ السلام نے عمر بن عوف کی طرف تشریف لے گئے تھے اور واپس آئے تو صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ مصلے پر کھڑے تھے نماز شروع تھی پہلی راکت تھی سرکار دوعالم علیہ السلام حضور کو پیرتے ہوئے
 آگے تشریف لے گئے۔ سرکار دوعالم علیہ السلام جس صف میں پہنچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تالیاں بجاتا
 شروع کر دیتے گویا تصفین کا سلسلہ شروع ہوتا جاتاحتی کہ سرکار دوعالم جب پہلی صف میں پہنچے پہلی
 صف میں موجود صحابہ کی تالی بجاتے گئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہنچے متوجہ ہوئے تاکہ معلوم
 کریں کہ یہ شور کیا ہے تو دیکھا کہ سرکار دوعالم علیہ السلام تشریف لاکر پہنچے کھڑے ہو گئے ہیں۔ جب
 حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہنچے بیٹے گئے تو سرکار دوعالم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اپنی جگہ پر بٹھرو اور
 پیچھے نہ ہٹو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے باوجود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹے چلے آئے اور
 مصلے خالی فرما دیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صدیق تم نے مصلے
 کیوں چھوڑا۔ امانت کیوں چھوڑ دی پیچھے کیوں بنے۔ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جواب کیا تھا۔
 ما مکان لاین ابی قحافہ ان یرضی بھن یرضی رسول اللہ کہ ابوقحافہ کے بیٹے ابوبکر کو حق
 حاصل نہیں تھا کہ وہ محبوب خدا کے آگے کھڑے ہو کر امانت کر لیں۔ لہذا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ادب و احترام کی خاطر پیچھے ہٹ آئے ہیں امانت چھوڑ دی ہے۔ سرکار دوعالم علیہ السلام کی خاطر
 مصلے خالی فرما دیا ہے اور معتدیوں نے تالیاں بجاتا بجا کر اپنے امام کو خبردار کیا ہے۔ عین نماز کے اندر
 غیر اللہ کی تعظیم سرکار دوعالم کی تعظیم بجالائی جا رہی ہے نہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم نے
 شرک کیا کیونکہ تم نے نماز کے اندر میری تعظیم کی ہے یہ تم سے برا فعل صادر ہوا نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو
 خیال آیا کہ ہم نماز کے اندر آپ کی تعظیم کر رہے ہیں۔

تو میں پوچھنا چاہوں گا کہ اگر نماز کے اندر سرکار کی طرف متوجہ ہونا گدھے اور بتل کے خیال
 میں غرق ہونے سے برا ہے تو پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سمجھنا چاہئے تھا کہ نماز کے اندر میری تعظیم
 شرک بن جاتی ہے لہذا ایسی تعظیم نہیں ہونی چاہئے۔ نہ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ صحابہ کرام کو

فرماتے ہیں اے صحابہ! تم نے تالیاں بلیں جہاں اگر نماز کے اندر کسی کو ایسا معاملہ پیش آجائے
 من فابہ شی فی صلوة فلیقل سبحان اللہ تو چاہئے کہ وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جب وہ سبحان
 اللہ کہے گا تو اس کی طرف لوگ متوجہ ہو جائیں گے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۱۶۲)
 اگر تم اپنے امام کو متوجہ کرنا چاہتے تھے تو سبحان اللہ کہہ دیجئے۔ امام کہہ رہی طرف متوجہ ہو
 جاتا۔ یہ تالیاں تو عورتوں کے لئے ہوا کرتی ہیں تو ایسی صورت میں میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ
 مصلے چھوڑنا تعظیم کے نہیں۔

صحابہ کرام تالی سرکار کے لئے ہمارے تھے یا کہ خدا کے لئے ہمارے تھے تو عین نماز کے اندر
 یہ تالیاں بجاتا سرکار دوعالم جہاں کے لئے آپ کی تعظیم کی خاطر ہے اور نفوذ باللہ آپ کے سامنے غیر شرعی
 کام ہو اور آپ نہ روکیں تو کیا یہ صاحب شرع کی طرف سے مداخلت فی الدین لازم آتی ہے کہ
 نہیں؟ کہ غیر شرعی معاملہ پر سکوت اختیار فرماتے ہیں بظاہر اللہ رب العزت بھی نہیں تو کیا کہ میں
 نے تو جن میں توحید کھانے کے لئے اور ان میں حج نماز کے طریقے سمجھانے کے لئے بھیجا تھا تم نے ان
 کو شرک کے اندر مبتلا کر دیا۔ خدا نے تو کان نہ بیاہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کان۔

تو میں عرض کروں گا اللہ رب العزت کا سکوت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سکوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
 کا یہ فعل ایک طرف رکھئے دوسری طرف صراط مستقیم کی یہ عبادت رکھئے اور پھر دیکھئے کہ اس میں
 گستاخی اور بے ادبی کی انتہا کدوی گئی ہے یا کہ نہیں؟

یہ عبادت اسماعیل دہلوی یا سید محمد بریلوی یا مولانا عبدالحمید کسی کی بھی ہو میں اس کی تعیین سے
 غرض نہیں۔ ہمیں صرف اس سے غرض ہے کہ علماء و پندہ کی ایک سلسلہ کتاب کے اندر ایک طرف
 مرہبان کے خیال اور تصور کو رکھ کر دوسری طرف اس کے مقابلہ گدھے اور بتل کے تصور اور خیال کو ذکر
 کیا گیا ہے اور ان کے درمیان موازنہ کیا گیا ہے تو کیا اس توازن کے اندر اس موازنہ اور مقابلہ کے
 اندر سرکار دوعالم جہاں کی بے ادبی ہوئی یا نہیں ہوئی؟

روہ گئی بات کہ مولانا نے تصوف کا اہل درجہ بیان کیا ہے اور نماز کی یکسوئی کو بیان کیا ہے کہ زنا
 کا خیال آنے لگے تو یہی کی جامعیت کا خیال کر لیتا یکسوئی کے متافی نہیں ہے؟ صرف سرکار دوعالم جہاں
 کا تصور پاک ہی یکسوئی کے متافی ہوگا؟

جناب والا اگر تصوف کا وہ مقام حاصل ہو تو وہاں تو آدمی کو نہ اپنا ہوش رہتا ہے اور نہ ہی اپنے
 عمل کا ہوش رہتا ہے۔ چہ جائیکہ اسے یہ درس دیا جائے کہ زنا کا خیال آنے لگے تو یہی کی جامعیت کا

خیال کرے تو معلوم ہوا یہاں تصوف کا کوئی مقام بیان نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ صرف نبی پاک ﷺ کی قدر و منزلت گھٹانے کے لئے یہ توازن قائم کیا ہے۔ نیز ایک طرف حبیب کریم ﷺ کی طرف توجہ مبذول کرنا ذکر کیا ہے اور اس کے مقابل میں گمراہی اور تزلزل کے خیال میں غرق ہونا اور کیا اور پھر اتنا بھی نہیں کہا کہ یہ دونوں چیزیں برابر ہیں بلکہ کہا ہے کہ سرکارِ دو جہاں ﷺ کی طرف خیال کا پھرتا نگہ سے اور تزلزل کے خیال میں غرق ہونے سے بدرجہا بدتر اور برا ہے۔ لہذا میں آپ سے انصاف کے نام پر بلکہ ادب و احترام مصطفوی کے نام پر اجتناب کروں گا کہ تعصب کو ایک طرف رکھتے ہوئے یہ بتائیے کہ آیا اس موازنہ کے اندر یہ پادلی کا پہلو موجود ہے کہ نہیں ہے۔

دیوبندی مناظر

صراطِ مستقیم کی عبادت مذکورہ مولانا احمد رضا کے سامنے موجود تھی۔ انہوں نے اس عبادت کو نوٹ کیا۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنی کتابوں اور ذخائر میں یہ واضح کاف الفاظ میں لکھ دیا کہ گستاخ رسول آپ کے فتویٰ کے نزدیک کافر نہیں ہے۔ اگر وہ آپ کے فتویٰ کے نزدیک کافر ہے تو پھر مولانا شاہ اسماعیل کو مولانا احمد رضا خان صاحب نے کافر کیوں نہیں لکھا۔ یہ دلیل اس بات کی ہے کہ اس عبادت میں توہین نہیں تھی یہ سچا ثانی کر کے بتائی جا رہی ہے اگر توہین ہوتی تو مولانا احمد رضا خان صاحب کہتے کہ رسالت مآب کی توہین ہوگئی لہذا کافر ہے۔ یا تو آپ یہ بتائیں کہ علمائے بریلی کے نزدیک امام الانبیاء کی توہین کفر نہیں ہے اگر کفر ہے تو پھر یہ وجہ بتالیے کہ مولانا احمد رضا خان نے اس عبادت کے باوجود فتویٰ کفر کیوں نہ دیا۔۔۔۔۔

الحق میرے فاضل مخاطب نے بڑے زوردار الفاظ کے ساتھ اداویث کے حوالہ جات سے دوسری کتب کے حوالے سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس عبادت میں توہین ہے میں فاضل مخاطب اور ج صاحبان سے عرض کروں گا کہ حوالہ جات کی گہرائی کی بات نہیں۔ دیکھتا ہے کہ اگر یہ توہین ہے اور آپ نے جو دلایل پیش کئے ہیں وہ دلائل اس عبادت پر فٹ آتے ہیں تو مولانا احمد رضا خان صاحب نے کافر کیوں نہیں کہا جبکہ گستاخ رسول دینائے اسلام کی نظر میں کافر ہے۔ ان کا کافر نہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس عبادت میں توہین نہیں تھی۔ یہ آپ خواہ خواہ وقت کو طول دینے کے لئے اس کو توہین بتا رہے ہیں ورنہ جب یہی عبادت مولانا احمد رضا خان صاحب اس آلکوکبہ اشہبہ میں اور رسل الشیوف الہندہ میں اور بحرانِ اسیح میں اور اسی طرح دیگر کتب میں نقل فرماتے ہیں لیکن بحرانِ اسیح سے آخر میں لکھا میں کافر نہیں کہتا وہ ان طغوات میں لکھا کہ انہیں کہتا

ماہ اسماعیل کو کافر نہیں کہتا ہوں مگر یہ توہین ہے تو قائل کو کافر کہنا چاہئے۔ اگر کافر نہیں کہا گیا تو یہ ماہ اس عبادت میں توہین نہیں ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ فاضل مخاطب نے اس سوال کا جواب اس دیا کہ شاہ اسماعیل کی یہ عبادت جو توہین تھی تو مولانا احمد رضا خان نے کافر کیوں نہیں کہا اور کافر کہنے کی وجہ کیا ہے؟ دوسرے مولانا احمد رضا خان صاحب کی کتابوں کا حوالہ پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ انہوں نے شاہ اسماعیل کی تردید میں پوری کتاب لکھی اس کے صفحہ ۶۳ پر شاہ صاحب کے خلاف لکھتے کہ مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں۔ بلکہ الکوہبہ اشہبہ صفحہ ۵۹ پر فرمایا:

”پانچ ماہ ختم ماہ دوم و سیم و ذریٰ طرح غایب کر اس فرقہ متفرق یعنی وہابیہ اسماعیلیہ اور اس کے امام و خدام پر جزا قطعاً یقیناً اجمالاً بوجہ کثیر کفر لازم اور بلاشبہ فقہائے کرام و اصحاب فتویٰ اکابر و اعلام کی صریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کا کفر باجماع آئمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات لکھو نہ سے پانچ سو توبہ رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں انکار سے کف اسان ماخوذ و متذکر مرضی مناسب۔“

شاہ صاحب خان تمام عبادت کے باوجود یہ فیصلہ ہے کہ میں شاہ اسماعیل شہید کو کافر نہیں کہتا اسی طرح دیگر اور کتب کے علاوہ اس کو آلکوکبہ اشہبہ میں اور اقرا الہندہ میں اور اپنے طغوات میں ان سے یہ فتویٰ دی ہیں اور فاضل مخاطب ان تمام حوالہ جات سے آگاہ ہیں کہ انہوں نے کافر نہیں کہا۔

بریلوی مناظر حضرت شیخ اُدیث سیالوی صاحب

حضرات گرامی! پہلے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں کہ یہ مولانا احمد رضا خان صاحب کی عبادت سے ثابت فرما رہے ہیں کہ ان کے نزدیک مولانا اسماعیل صاحب کافر نہیں ہیں لہذا ان کی عبادت گستاخانہ نہیں ہے اور شاید کہ ان کو معلوم نہیں ہے ایک سے لزوم کفر اور ایک سے التزام کفر۔ اسی کفر کا اس صورت میں دیا جاتا ہے جبکہ یہ پتہ چل جائے کہ یہ عبادت لکھنے والا اور یہ عبادت کرنے والا اس کفر پر مطلع ہو اور بدو اس کے اس پر اثر اور اس نے رجوع اور توبہ نہیں کی تب یہ کہا جائے گا کہ یہ عبادت کفر ہے اور گستاخانہ ہے اور اس کا کہنے والا کافر ہے۔

اور جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس عبادت کا لکھنے والا اس کی قیادت اور مفاسد پر مطلع ہوا تو احتیاط یہی ہے کہ عبادت کو کفر یہ کہا جائے مگر اس کے لکھنے والے کو کافر نہ کہا جائے اور چونکہ اسماعیل و ہادی صاحب مولانا احمد رضا خان صاحب کے ہاتھ کے زمانے سے پہلے رحلت کر چکے تھے لہذا اس زمیندار کی کوئی صورت نہیں تھی اس لئے وہ ان کی عبادت کی کوئی شکل میں مضمر ملاحظہ نہ ہو سکتا تھا۔

شریف میں داخل ہو کر حضرت علامہ عبدالغفور صاحب قسطنطنیہ انوار وغیرہ کتب پر مدحیں اور حضرت علامہ مولانا سید منزل حسین شاہ صاحب سے تکرار الدقائق اور فضول اکبری کے چند اسباق پڑھے بعد ازاں ۱۹۶۳ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لاہور میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب سے مسلم العلوم اور حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم صاحب بزاروی سے ہدایہ الحکمہ اور فقہی المباح اور حضرت مولانا انوار الاسلام سے شرح وقایہ پڑھا اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب سے مختصر العالی کے چند اسباق پڑھے اور ۱۹۶۵ء میں اپنے استاذ محترم حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد پر جامعہ مظہریہ اعدادیہ بنیادی شریف ضلع خوشاب میں داخلہ لے کر امام امعقول و امعقول الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں ۱۹۶۹ء تک کے قیام میں محقق ابن حنفیہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالجلیق صاحب مدظلہ العالی سے میبذی، ملا حسن اور ہدایہ پڑھا اور جامع امعقول و مقول عطاء الملت والدین الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد بندیلوی گورڈی پور سے شرح عقائد خیالی، محمد اللہ، قاضی میر زلما، ذلال، بیضادی، مقلوۃ، صمدرا، شمس باقر، اقلیدس، علم ادب، علم مناظرہ، مختصر العالی، معلول تو فیض، تلویح، مسلم الشیوہ وغیرہ کتب پڑھیں۔

دورۂ حدیث و سندر فراغت

۱۹۷۰ء میں حضرت استاذ محترم بحر العلوم کے اشارہ پر ان کے شاگرد رشید شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار فیصل آباد میں علوم حدیث کی تکمیل کی اور سند و دستاویزیات حاصل کی۔

تدریس کا افتتاحی تعارف

۱۹۷۱ء میں اپنے گاؤں چک جید ۱۶ ضلع شیخوپورہ میں جامعہ فاروقیہ رضویہ قائم کر کے تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔

جامعہ فاروقیہ رضویہ لاہور میں آمد

۱۹۷۷ء میں اپنے استاذ محترم حضرت علامہ عبدالغفور صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد پر جامعہ فاروقیہ رضویہ شیخ جیو نزد کوچر پورہ گھوڑے شاہ روڈ لاہور کے لئے اپنی تدریسی خدمات وقف کر دیں اور صمد الدین صاحب مرحوم پر فائز ہوئے۔

اس دوران ہی بڑی بڑی تحفہ کی پیشکش ہوئی مگر فاضل مصروف نے ایک ہی جواب دیا

چراغ کی طرح اپنے اپنے تاب میں

خطابت و امامت اور تبلیغ

فاضل طویل ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۷ء جامع مسجد چک جید ۱۶ ضلع شیخوپورہ میں فرائض خطابت و امامت سرانجام دیتے رہے ہیں اور ۱۹۷۹ء سے جامع مسجد قادریہ شہر ٹاؤن داروغہ والا دور میں خطبہ جو دے رہے ہیں۔

سیاست و تحریکات میں نمایاں کارنامے

فاضل موصوف سیاسی طور پر بیعت العلماء پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اس کے پلیٹ فارم سے انہوں نے تحریک نظام مصطفیٰ میں بھرپور حصہ لیا۔ علامہ موصوف کی سیاسی سرگرمیاں دائمی نہیں بلکہ موقتی ہیں اس لئے عام اساتذہ کی طرح ان کی سیاسی سرگرمیاں تدریسی فرائض میں مددگار نہیں ہوتیں۔

بیعت

۱۹۷۸ء میں علامہ موصوف اپنے استاذ محترم بحر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا عبدالغفور مدظلہ العالی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب مجسم عاجزی و انکساری سنت نبوی کی پلانی پھرتی تفسیر ہیں۔

اساتذہ کرام

(۱) بحر امعقول و امعقول الاستاذ المطلق حضرت علامہ عطا محمد صاحب بندیلوی (۲) بحر العلماء حضرت علامہ محمد عبدالجلیق بندیلوی صاحب (۳) شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب (۴) حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب بزاروی (۵) حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب (۶) حضرت علامہ مولانا مفتی سید منزل حسین شاہ صاحب (۷) حضرت علامہ مولانا آغہ علی شرف قادری (۸) حضرت علامہ مولانا انوار الاسلام (۹) شرف الملت والدین حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری (۱۰) تاجان خان مولانا رحمت علی صاحب۔

تدریس علماء ذوی اذلالہ ششام

(۱) حضرت علامہ محمد رشید نقشبندی صاحب صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور (۲) حضرت علامہ محمد مقصود احمد نقشبندی صاحب ذیلیب جامع مسجد (اتحاد) مجلس صاحب لاہور (۳) حضرت علامہ مولانا علی احمد سندھیلوی صاحب (۴) حضرت علامہ مولانا محمد یوسف نوری صاحب صدر مدرس جامعہ بحر صلات الدین صاحب سندری فیصل آباد (۵) حضرت علامہ محمد ثلث شبانی سابق صدر مدرس جامعہ خوشیہ

مکتبہ ہندی گوجرانوالہ (۷) مولانا علامہ عظیم ہشتین صاحب صدر مدرس (۸) مولانا محمد یلحوق
ہزاروی صاحب مدرس خیاہ العلوم راولپنڈی (۹) مولانا عبدالرشید قریشی صاحب مدرس خیاہ العلوم
راولپنڈی (۱۰) مولانا حافظ محمد تقی بانی صدر مدرس جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد (۱۱) مولانا
محمد طراز صاحب مدرس جامعہ قادریہ (۱۲) مولانا محمد رفیع چشتی سابق مدرس جامعہ قادریہ
(۱۳) محقق اہل سنت علامہ فضل حق قنبر قیصر اقصیہ یار محمد بندہ لوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۴) مولانا محمد یار
رضوی مہتمم مین آباد فورٹ عباس (۱۵) مولانا محمد زمان صاحب مدرس جامعہ مظہریہ امادیہ بندہ یال
شریف (۱۶) مولانا محمد رفیق صاحب مدرس جامعہ حسین شاہوالہ میوانوالی (۱۷) مولانا طلیح الرحمن
صاحب سابق صدر مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام پاردن آباد (۱۸) مولانا امام بخش صاحب
(۱۹) مولانا محمد بخش صاحب (۲۰) ولانا عبداللہ بادی صاحب (۲۱) مولانا محمد امین صاحب
خلیبہ دو گچھ ضلع لاہور۔

مثلاً

فاضل جلیل حضرت علامہ محمد اشرف صاحب رحمۃ اللہ کے علامہ کی فہرست طویل ہے چند ایک کے نام ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔

- (۱) مولانا محمد حسین صاحب سابق مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ پٹیچ گھوڑے شاد روڈ لاہور
(۲) مولانا محمد امین صاحب مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ (۳) مولانا امیر احمد صاحب مدرس جامعہ
فاروقیہ رضویہ (۴) مولانا محمد یوسف صاحب۔

شاوی خانہ آبادی

۱۹۶۹ء میں دورانِ تعلیم فاضل موصوف کی شادی اپنے ماموں جان مولانا بشیر احمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی۔

اولاد

چار لڑکے (محمد احمد، محمد فاروق، عرفان علی، سلمان علی) بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا جس کا نام محمد عثمان علی ہے۔ زندہ ہیں۔

قصص شريف

آئینہ بر النامی شرح اردو الحسابی آئینہ ہر بات شریع اردو الفاظ ..

نجم الاسلام

علامہ محمد اشرف ہندیا لوی صاحب زید جدہ

صدر مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور

حضرت علامہ موصوفؒ ۲۶ جون ۱۹۶۶ء میں بند نال شریف میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی حافظ غلام محمد بن نالوی صاحب نہایت علم و دوست صوفی منش اور تہذیب شریف الطبع انسان ہیں۔ فقید العصر علامہ یادمحمد بن نالوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مرید تھے۔ حافظ غلام محمد بن نالوی صاحب ابتدا ہی سے علم کا جذبہ رکھتے تھے۔ اس لئے اپنے بچپن میں تعلیم دین کے لئے وقف کر دیا۔

ابتدائی تعلیم کا تعارفی پہلو

حضرت فاضل موصوف نے دوس نظامی کی ابتدائی تعلیم کا آغاز دارالعلوم جامعہ مظفریہ واں پھر اس ضلع میواٹی میں کیا۔ قاری کی کتب حضرت علامہ مولانا محمد امین صاحب صدر مدرس و ناظم علی جامعہ مظفریہ سے پڑھیں۔

قرآن حکیم کی تعلیم

خوش قسمتی سے فاضل موصوف نے بڑے بڑے مشہور حفاظ سے قرآن پاک پڑھا۔ ذیل میں ان کے اساتذہ گرامی دیئے جاتے ہیں۔ حافظ محمد اعظم صاحب، حافظ محمد خان، حافظ محمد امیر، حافظ عطاء محمد دہلوی مچھرا۔

اعلیٰ تعلیم

تعلیم کے ابتدائی مراحل سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے اور علمی جامعہ مظہریہ اعدایہ بنڈیال میں داخل کیا۔ جامعہ بنڈیال میں فاضل موصوف نے بڑی محنت سے کتابیں پڑھیں اس سے پہلے مخوف علیہ کا استقامت بھنگ میں آیا اور دورۂ تعمیر کے لئے بہاول پور تخریب لے گئے اور جامعہ اسیہہ میں شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا فیض احمدی صاحب سے دورۂ قرآن مکمل کیا۔

۱۱۹۹ هجری قمری

ماہنامہ اسلام آباد، نومبر ۱۹۷۷ء کا ایوانہ تلاش میں شائع شدہ حلقہ اعظم حلقہ ہدایتی، ص ۱

اور شرف اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اور حضرت علامہ مفتی محمد عبداللطیف سے دورۂ حدیث مکمل کیا۔

اساتذہ

جامعہ مظہریہ اداویہ ہندیال شریف میں حضرت علامہ محمد عبدالحق صاحب ہندیالوی سے فقہ اور منطق کی تمام کتب پڑھیں اور حضرت علامہ مولانا غلام محمد اختر کشتی پور سے صرف اور محرمی کتب پڑھیں۔

تلامذہ

مولانا عبدالرسول صاحب مدرس جامعہ مازاغ اہمر، چودھری محمد رفیع، حاجی عزیز احمد صاحب، حافظ سجاد احمد صاحب، قاری محمد اکرم صاحب ہندیالوی۔

بیعت

بیر طریقت سید مقصود علی شاہ صاحب کوٹ گلہ شریف۔

خانوادۂ فقیہ اہمصر سے محبت

فاضل موصوف کے والد ماجد کو خانوادۂ فقیہ اہمصر سے بے حد محبت تھی۔ علامہ موصوف بیان فرماتے ہیں کہ فقیہ اہمصر علامہ یار محمد ہندیالوی جب ہندوستان سے تعلیم مکمل کر کے اپنے وطن واپس تشریف لائے تو ہمارے آباؤ اجداد نے فقیہ اہمصر کو بڑے اہتمام اور شان و شوکت سے سوار یوں پر ٹھہرا کر ہندیال شریف لائے۔ جامعہ ہندیال شریف کے بنانے میں مالی جاتی بہت زیادہ خدمات سر انجام دیں۔ فقیہ اہمصر امام العلماء حضرت علامہ یار محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں پہلے خاص خادم اور سرمد فاضل موصوف کے والد گرامی حافظ غلام محمد دے۔ فقیہ اہمصر علامہ یار محمد ہندیالوی سے بڑے ساجز اور حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب بیمار ہوئے میوہ پتال لاہور داخل ہوئے تو ان کی خدمت کا جناب حافظ غلام محمد صاحب کو شرف حاصل ہوا اور اسی دوران فقیہ اہمصر علامہ یار محمد ہندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے تو جمعہ کے وقت میرے والد صاحب آپ کو وضو پا نہیں کر سکتے تھے لہذا حاضر ہوئے تو علامہ فقیہ اہمصر رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ حافظ صاحب کو یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں میں سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔ آمین۔ فالحمد للہ علیٰ کمالہ۔

بدر المعقول والمعقول شیخ الحدیث علامہ
محمد اصغر علی سیالوی صاحب

آستانہ عالیہ سیال شریف

حضرت علامہ محمد اصغر علی سیالوی صاحب مدظلہ العالی انتہائی ذہین استاذ ہیں۔ فضلاء ہندیال میں سے فاضل ترین مدرس ہیں علامہ موصوف کے والد گرامی کا نام کمال الدین ہے۔ آپ کے والد گرامی انتہائی شریف اور علاقہ کے معزز آدمی تھے۔ دین متین کا جذبہ رکھتے تھے اسی وجہ سے اپنے بیٹے کو دین پڑھانے میں بے حد جدوجہد کی۔

تاریخ پیدائش و مسکن

فاضل موصوف موضع پوتال تحصیل ضلع خوشاب میں ۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔

عصری تعلیم

مڈل تک سکول کی تعلیم میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ مڈل کی تعلیم کے بعد علوم اسلامیہ کی تکمیل کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس جذبہ کے پیش نظر حصول تعلیم کے لئے کربستہ ہو گئے۔

ابتدائی تعلیم

فاضل موصوف نے ابتدائی تعلیم کا آغاز مولانا میاں محمد صاحب مرحوم جامعہ مسجد مالانوالی مشہور آباد کے پاس کیا پھر اس کے بعد علوم دینیہ کے لئے اور محبت بڑھ گئی اس کے پیش نظر رخت سفر ہاتھ کر سفر شروع کر دیا اور جامعہ مظہریہ رضویہ والہ پور میں داخلہ لے لیا اور جامعہ مظہریہ کے عالم اعلیٰ استاذ العلماء جامع معقول و معقول حضرت علامہ مولانا اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شف تکمیل حاصل کیا۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی کتابیں جامعہ مظہریہ رضویہ میں پڑھیں ابتدائی کتابوں کی فراغت بعد علوم فقہی کی تکمیل کا جذبہ پیدا ہو گیا علوم فقہی کی تکمیل کے سلسلہ میں فاضل موصوف نے عالم اسلام کی مذہبی اور دینی رسالہ ماہرین جامعہ مظہریہ اداویہ ہندیال میں آکر داخلہ لے لیا اور جامعہ ہندیال کے فاضل ترین استاذ الاسلامیہ مولانا اہل حق حضرت علامہ مولانا یار محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد بن گئے۔ فاضل موصوف نے جامعہ مظہریہ رضویہ میں پڑھ کر جامعہ مظہریہ رضویہ

اور قابل رشک اساتذہ کا انتظام فرمایا۔

جامعہ ہند پال میں جامعہ کے ناظم اور شیخ الجامعہ مقبول العرب والعمیم رئیس العلماء والفضلاء قبلہ صاحبزادہ مفتی محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کے پاس قاضی مبارک پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔
فالحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

دورۂ حدیث

علوم وفنون کی فراغت حاصل کرنے کے بعد علامہ موصوف نے دورۂ حدیث شریف کے لئے مظہر اسلام جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور جامعہ کے شیخ الحدیث اور نائب محدث اعظم پاکستان سید محمد شین جامع انھول و امھول حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

دورۂ علم المیراث والتوقیت

فاضل موصوف کی ابتداء سے ہی یہی تمنا رہی کہ برحق اور علم کو ماہر بنیں اور علم سے پڑھنا چاہتے ہی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر خصوصی کرم فرمایا کہ ان کے لئے زمانہ کے معروف اور شہرت یافتہ اساتذہ کا انتخاب فرمایا۔

علم توقیت اور علم میراث پڑھنے کے لئے زمانہ کے معروف اور شہرت یافتہ استاد بزرگوار علامہ سید محمد افضل حسین شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم توقیت اور علم میراث پڑھا۔

تنظیم المدارس میں کل پاکستان سے پہلی پوزیشن

فاضل موصوف نے تنظیم المدارس کے امتحان میں کل پاکستان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ عالم اسلام کی معروف دینی درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ ہند پال شریف کے فضلاء ملک کے اطراف و اکناف اور بیرون ملک بھی تدریسی خدمات میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ بھگواندہ تعالیٰ یہ بات مسلم ہے کہ جامعہ ہند پال نے علوم وفنون کے ماہر فضلاء تیار کئے اور اب بھی اسی طرح جامعہ ہند پال کے فاضل اساتذہ طلباء کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اللہ قدرے اس گلستان علم و نہکت کو سرسبز و شاداب رکھے۔

ذلک فضل اللہ بیوتیہ من یشاء۔

تدریسی خدمات

علامہ موصوف تقریباً ۲۲ سال سے اپنے آپ تدریسی خدمات کے لئے وقف کر چکے ہیں اور ان دنوں

تلاذہ

علامہ محمد اصف علی سیالوی صاحب بڑے ذکی اور سرخی الفہم شخص ہیں مقامات مشککہ اور کتاب کے تحقیقی گوشوں پر سیر حاصل بحث کرنا آپ کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ علامہ موصوف نے مدت لکھن میں کثیر التعداد علماء فضلاء تیار کئے جو آج ملک کے اطراف و اکناف میں درس و تدریس کے منصب پر فائز ہیں۔ فاضل طبع علامہ محمد اصف علی کے تلاذہ کی تعداد تو بہت زیادہ ہے مگر خوف طوالت ہم کچھ تلاذہ کا ذکر کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مولانا نعمت اللہ صاحب مدرس جامعہ ریاض المدینہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ۔ (۲) مولانا شیر زمان صاحب صدر مدرس میانی پوچھال کلاں پیکوال۔ (۳) مولانا محمد انور صاحب صدر مدرس جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ۔ (۴) مولانا محمد لقمان صاحب مدرس فیصل آباد۔ (۵) مولانا نصیر الدین صاحب ابن شیخ الحدیث محمد شرف سیالوی صاحب۔ (۶) مولانا نعیم اللہ صاحب ابن علامہ محبت اللہ ٹوری صاحب۔ (۷) مولانا محمد رشید صاحب ولد مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالوی وہاں پھر اس ضلع میانوالی۔ (۸) مولانا محمد عبدالرزاق صاحب قارن کوئٹہ۔

تصانیف

علامہ موصوف کی جواب تک تصانیف ہیں ان کی تعداد تین ہے اور ابھی حواشی اور شرح تحریر کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

(۱) داعیہ الزماز جنازہ۔ (۲) ندایا رسول اللہ۔ (۳) مرقاۃ پریشیہ۔

بیعت

علامہ موصوف کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ طریقت کے لئے عالم اسلام کے معروف شیخ طریقت بدر المشائخ محقق العرب والعمیم حضرت علامہ خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب فرمایا اور ان کے دست اقدس پر بیعت کی۔ ذلک فضل اللہ بیوتیہ من یشاء۔

محرک مسلک اہل سنت رئیس العلماء والفقہاء

علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب زید مجدد

جہاد اہل سنت گہبان علوم عقلیہ و نقلیہ حضرت علامہ حافظ محمد اقبال قادری صاحب انتہائی ذریعہ سربلندی اور بے لوث کور ہوا ہیں۔ قدرت نے ان کو بیک وقت متعدد محاسن اور اوصاف سے نوازا رکھا ہے اور ملت اسلامیہ کے لئے سرمایہ ہیں۔ علامہ محمد اقبال قادری صاحب ۱۹۵۵ء کو کوٹ جالی تحصیل پہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی حضرت مولانا حافظ حکیم احمد مرحوم اپنے علاقہ کے نامور حکیم تھے اور معزز اور معتبر شخصیت تھے۔ حضرت علامہ محمد اقبال قادری صاحب کے چہرے علم و حکمت کے انوار و اشباح طور پر پائے جاتے ہیں آپ کی گفتار اور رفتار سے اسلاف کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ حضرت علامہ محمد اقبال قادری صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ سے حاصل کی اس کے بعد ہجر ماورطی جامعہ مظہریہ لدایہ بنڈیال شریف میں تعلیم کے سلسلہ میں آئے اس وقت محقق اہرب و انجم حضرت علامہ عطا محمد بنڈیالوی پرنسپل مدرس کے فرائض ادا فرما رہے تھے۔ ان کے سامنے زمانہ تلمذ تہہ فرمائے۔ عرصہ دراز تک بنڈیال میں زیر تعلیم رہے تمام علوم عقلیہ و نقلیہ سخت سے پڑھے۔ خصوصاً تمام کتب منطق بنڈیال ہی میں پڑھیں اس دوران حضرت علامہ محمد عبدالحق بنڈیالوی فقیہ العصر جامعہ کی نظامت کے ساتھ ساتھ مدرس کے فرائض بھی ادا فرما رہے تھے لہذا علامہ قادری صاحب مدظلہ العالی نے علامہ عبدالحق بنڈیالوی مدظلہ العالی کے سامنے زمانہ تلمذ تہہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ قدوس نے قبلہ قادری صاحب کو دینی جذبہ عطا فرمایا جس کی وجہ سے کراچی کے علماء اور گوام میں ان کا ایک خاص مقام ہے۔

مدرس

عرصہ دراز سے علامہ موصوف مدرس کے فرائض ادا کر رہے۔

خطابت

جامع مسجد گدڑی کراچی کے خطیب اور ہر لمعہ ہیں۔ حسن اخلاق میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ جو بھی ان سے ملا کر کے لئے جاتا جو ہر اخلاق سے اسے اپنا بنالیتے ہیں۔

اساتذہ کی خدمت

علامہ موصوف اساتذہ کی خدمت میں حضور میں رہا۔ بنڈیال اور جامعہ مظہریہ اہل

عظمت اہل سنت

حضرت علامہ قاری محمد اقبال صاحب

صدر مدرس جامعہ ابوبکر رائے پور آزاد کشمیر

حضرت علامہ قاری محمد اقبال صاحب انتہائی شریف اور خاموش طبع انسان ہیں۔ بے مقصد گفتگو اور لہو و احب سے ابتدا سے ہی اجتناب کرتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی غلام قادر صاحب ہے۔ اپنے علاقہ کے معزز شخص تھے۔ والد گرامی کا ابتدا سے ذہن اسلامی تھا اور دافر مقدار میں دینی جذبہ سے آراستہ تھا۔ آپ ۱۹۲۲ء میں کوٹلی آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے ضلع میں ہی حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم

ابتدائی تعلیم کی فراغت کے بعد آپ کے دل میں اعلیٰ تعلیم کا جذبہ پیدا ہوا اور بنڈیال شریف کی طرف رخت سفر تیار کر لیا اور عالم اسلام کی مرکزی درسگاہ دارطلی جامعہ مظہریہ لدایہ بنڈیال شریف میں داخلہ لیا اور جامعہ بنڈیال کے قابل فخر اساتذہ علم اسلام کی معروف شخصیت حضرت علامہ عطا محمد بنڈیالوی گولڑی پرنسپل کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا اور اساتذہ الاما ساتھ بحر العلوم حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالحق بنڈیالوی زید مجدد سے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل فرمائی۔

قابل رشک منصب

علامہ موصوف طالب علمی کے زمانہ میں جامعہ مظہریہ لدایہ کی مرکزی مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

مدرس کی خدمات

درسہ جامعہ ابوبکر صدیق رائے پور ڈیال آزاد کشمیر میں عرصہ دراز سے منصب مدرس پر فائز

ہیں۔

جامعہ انفرادی نگہار شریف ضلع کوٹلی کے سجادہ نشین کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

وہابی مذہبی خدمات

تقریباً عرصہ ۲۳ سال سے انتہائی محنت کے ساتھ اہل سنت کے پلیٹ فارم پر کام کر رہے ہیں۔ فالجید علی ذلک حمداً کثیراً۔



توحید و شرک کی حقیقت

ساجدہ محمد ظفر الحق ہندوستانی

مکتبہ جمال کدھرہ، ربار، ہزارکیت، قنور
Voice: 92-43-7324948 Mobile: 9231-4203441
Email: jamalekaram@gmail.com

علامہ حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب خاموش طبع اور بروقت شخص ہیں۔ قدرت نے ان میں شرافت اور جلال وافر عقدا میں ودیعت فرمادی ہے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی حافظ میاں فیض احمد ضیائی سیالوی ہے۔ بہت بڑے کرم محترم انسان تھے اپنے علاقہ میں مشہور اور معروف تھے۔ ان کا ذہن محبت اسلام سے منور تھا۔ حضرت مولانا حافظ محمد اکرم سیالوی صاحب چک نمبر ۲۲۳ ہنوبی تحصیل چنیوٹ ضلع چھنگ میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ رکھتے تھے۔ جامعہ محمدی شریف میں قاضی غلام محمد صاحب سے حفظ کیا۔ ابتدائی کتب درس نظامی کی شیخ اللہ بیٹ جامعہ محمدی شریف حضرت علامہ مولانا محمد شریف صاحب اور حضرت علامہ مولانا حبیب اللہ صاحب کی خدمت میں رہ کر پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم

علامہ موصوف نے علوم و فنون کی مینٹی کتا میں پڑھنے کے لئے مرکز علم مرجع عوام و خواص ماوراء ملی جامعہ مظہر یہ اندامیہ ہندیاں شریف کی طرف سفر شروع کیا۔ وہاں پہنچ کر جامعہ ہندیاں شریف میں داخلہ لیا اور آٹھ سال (۱۹۶۰ء سے لے کر ۱۹۶۸ء) تک ہندیاں شریف میں پڑھا۔ اللہ قدوس نے علامہ موصوف کے لئے وقت کے مقتدر اور قابل ترین اساتذہ کا انتخاب فرمایا تمام درس نظامی کی کتا میں رئیس المناظر حضرت علامہ عطا محمد ہندیاں شریف اور استاذ الاساتذہ حضرت علامہ ساجدہ محمد عبدالحق صاحب سے پڑھیں۔

خطابت اور تدریس

فاضل جلیل خطابت کے فرائض پی سی ہوئی کراچی میں سرانجام دے رہے ہیں اور جامعہ نور یہ رضویہ کائنات کراچی میں صدر مدرس کے عہدہ پر فائز ہیں۔

دورۂ حدیث شریف

جامعہ رضویہ مظہر اسلام اہل آباء میں دورۂ حدیث شریف جامع معقول و منقول شیخ اللہ بیٹ والہ علیہ السلام تدریس میں رضویہ مظہر اسلام اہل آباء میں

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ استاد عالیہ سیال شریف کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔ فالحمد علی ذلک حصلاً کثیراً۔



مسئلہ حاضر و ناظر

ترغیب

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ والہ وسلم
مولانا عطاء الرحمن ندوی

مکتبہ جمال کمر

۱۰ مرکز الاولیاء، اسلام آباد، پاکستان۔ لاہور دفن: 7324948

حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب مدظلہ العالی

صدر مدرس درس وڈامیاں لاہور

حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب مدظلہ العالی ٹیک ٹیلیفون اور مجاہد دین ہیں۔ عرصہ دراز سے درس وڈامیاں محکمہ اوقاف کے صدر مدرس ہیں۔ حضرت علامہ قاری محمد بشیر صاحب ۱۹۴۱ء میں وھوک خیر آباد تحصیل و شلہ خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ملک محمد خان صاحب اپنے علاقہ کے معتبر اور معروف آدمی تھے۔ آپ کے والد گرامی نے دینی جذبہ کے پیش نظر جوانی کے اندر دافتر مقدار میں پنہاں تھا اپنے بیٹے کو حفظ قرآن کی خاطر موضح پھر راولپنڈی کے قابل ترین استاد الحافظ مامہ مصطفی شاہ صاحب کے پاس لے گئے وہاں انہوں نے حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی۔ حفظ کے دوران ہی آپ کے دل میں علوم اسلامیہ کی تحصیل کا جذبہ شائع رہا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لئے جامعہ ہندیال شریف میں عرصہ دراز تک قیام پذیر ہوئے۔ وہاں انہوں نے فقیہ انصاری حضرت علامہ پیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلمیذ حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس زانو سے تلمذ تہہ فرمائے۔

قابل رشک منظر

محقق العرب والجمہ حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ قدوس نے بہت زیادہ دینی جذبہ عطا فرما رکھا تھا۔ اسی جذبہ کے پیش نظر آپ کی ہر ممکن یہی جدوجہد رہی کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کا نکاح علماء دین سے فرماتے رہے۔ آج علماء کی یہ حالت ہے کہ اپنی بیٹیوں کا نکاح کرتے وقت ذرا تہہ نہیں فرماتے اور فساق و فجار سے نکاح کر دیتے ہیں اور بعد نکاح کے حالات خراب ہو جاتے ہیں۔ الغرض! حضرت علامہ عطاء محمد ہندیالوی زید محمد نے اپنی صاحبزادی کا نکاح علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب کے ساتھ فرمایا۔ یہ اس قدر سعادت ہے کہ اوروں کو کم ہی میسر ہے۔

حضرت علامہ قاری محمد بشیر سیالوی صاحب درس اعلیٰ پڑھنے کے باوجود آپ نے زیادہ توجہ تہذیب و حفظ کی طرف دی اس لئے وہ عرصہ دراز سے حفظ قرآن میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت فرمائے اور ان کی خدمت سے کئی توفیق و عطا فرمائے۔